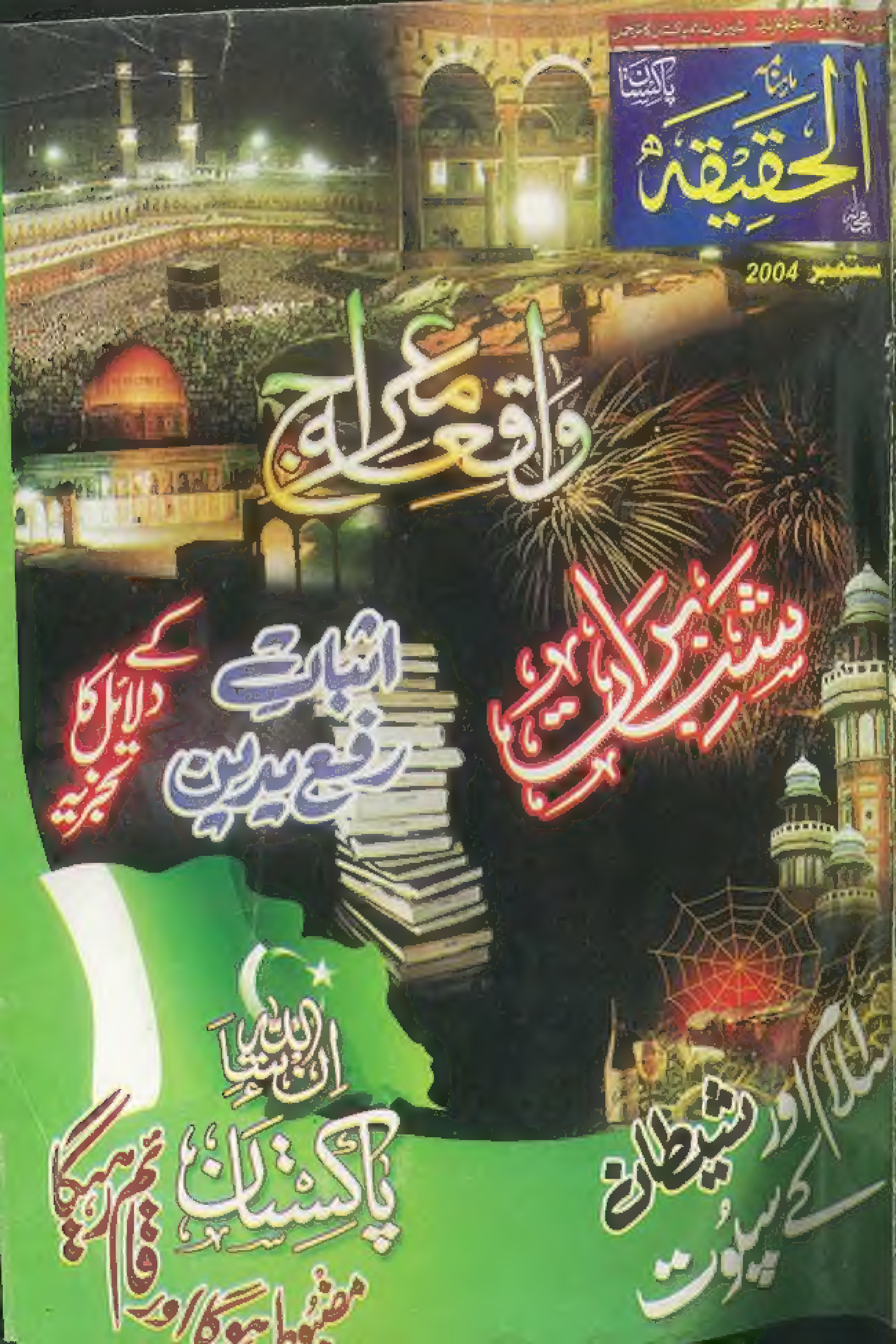

ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان
ستمبر 2004
واقعہ معراج
شب برات
اثبات رفع یدین کے دلائل کا تجزیہ
ان شاء اللہ
پاکستان
مضبوط ہوگا اور قائم رہیگا
اسلام اور شیطان کے سپوت

تکبیر و رسالت کا نعرہ

جس کو سرکار ﷺ کی تعظیم سے انکار ہے — کچھ بھی ہو شیطان ہے، مردود ہے، مردار ہے

زندگی کا حسن وابستہ ہے ان کے عشق سے — زندگی بے نور ورنہ بندگی بیکار ہے

کیا سروکار ان سے ہم کو جو نہیں سرکار ﷺ کے — اس سے ہم بیزار ہیں جو دین سے بیزار ہے

اسوۂ صدیق اکبر ہے ہمارے سامنے — ہم وفا کیشوں کا قائد حیدر کرار ہے

آچکے ہیں ہم کفن بردوش اب میدان میں — ہاتھ میں دامان عشق سید ابرار ہے

کیا ہوا جو آتش نمرود ہے پھر شعلہ زن — چند لمحوں میں اسے دیکھو گے پھر گلزار ہے

جاں فدا کر دے پیارے مصطفی کے دین پر — جس کو بھی ان کی شفاعت حشر میں درکار ہے

نعرہ تکبیر و رسالت کا لگاؤ پے بہ پے — دیکھنا کس طرح چھٹتی یورشِ کفار ہے

کیوں چڑھا رکھا ہے سر پر تو نے این جی اوز کو — کیوں مشرف بش کے ان کتوں سے تجھ کو پیار ہے

جب اساسِ ملکِ پاکستان ہے اسلام ہی — کیوں ترے ہوتے او سید کفر کی یلغار ہے

نقش لاثانی کے صدقے دیکھیے آسی کا جوش
شعر اس کا کیا ہے بس تلوار ہی کا وار ہے

(پروفیسر محمد حسین آسی)

يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم

اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو (التوبہ ۷۳)

عقیدہ دین حق کی عظیم تحریک شیران اسلام کا ترجمان

ماہنامہ

مجلہ الحقیقہ

پاکستان

رجب المرجب ۱۴۲۵ھ ستمبر 2004 جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 11

زیر سرپرستی

مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا

پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری

مدیر اعلیٰ: شجاعت علی مجاہد

مدیر مسئول: افتخار احمد ممنون

مدیر منتظم: شمس الدین نقشبندی

فہرست

❁ مجلس مشاورت ❁

صاحبزادہ نور المصطفیٰ رضوی

علامہ شفقات احمد نقشبندی

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری ❁ محمد رضاء الدین صدیقی

زیر نگرانی: حاجی اخلاق احمد نقشبندی

شعبہ قانون: محمد اکبر چوہدری، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور | غلام محی الدین

زر تعاون

پاکستان (فی پرچہ) 15 روپے سالانہ بذریعہ ڈاک -/150

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یونائیٹڈ اسٹیٹ	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی انچارج دفتر الحقیقہ قصر لاہوتی نگر شرقپور

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے احمد دین پرنٹرز داتا مارکیٹ لاہور سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ قصر لاہوتی نگر شرقپور فون نمبر:451734 (نارووال) سے شائع کیا

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس - ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

سرپرست اعلیٰ کے قلم سے

کلمة الحقیقه **اداریه**

انشاء اللہ

پاکستان مضبوط ہو گا اور قائم رہے گا

۸۔ اگست (۲۰۰۴ء) کو شیخوپورہ جانے کا اتفاق ہوا تو میرے مرحوم دوست پروفیسر محمد یونس حسرت کے لخت جگر اویس المصطفیٰ صاحب نے بتایا کہ روزنامہ خبریں لاہور (مورخہ ۶۔ اگست) میں نام نہاد ڈاکٹر اسرار احمد نے وطن عزیز کے خلاف بہت زہر اگلا ہے مگر افسوس حکومت نے نوٹس لیا نہ کسی سیاسی رہنما نے۔ تاریخ مذکور کا اخبار دیکھا تو سخت دکھ بھی ہوا اور تعجب بھی۔ دکھ اس بات پر کہ پاکستان کے دشمنوں کے دل اس کے بارے میں نصف صدی کے بعد بھی صاف نہیں ہوئے اور تعجب اس بات پر کہ کیا حزب اقتدار، حزب اختلاف بلکہ ساری قوم کتنی بے حسی کا شکار ہے کہ ایک بدبخت منحوس انسان کی از حد نحوست انگیز ہرزہ سرائی پر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ یقیناً قوم کی اسی بے حسی کے پیش نظر اسلام کے اور پھر پاکستان کے دشمنوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور جو اول فول ان کی شیطانی زبان پر آتا ہے، بکتے جاتے ہیں۔

آیئے اب پنڈت اسرار کا بیان دیکھیں۔ یاد رہے جن لوگوں نے تحریک پاکستان کے دوران اس کی مخالفت کی تھی، یا اب کر رہے ہیں 'مُلا' کے لبادے کے باوجود 'پنڈت' ہی ہیں کیونکہ وہ پنڈت نہرو کی معنوی اولاد ہیں۔ کوئی اچھی بات کرے تو جی چاہتا ہے کہ اس کے منہ میں گھی یا مٹھائی ڈالیں۔ مگر خبر نہیں اگر کوئی اپنی ازلی بدبختی کا مظاہرہ کرے تو اس کے منہ میں کیا ڈالنا چاہئے، بہرحال جو کچھ بھی ڈالنا مناسب سمجھیں، پنڈت صاحب کے منہ کے لئے تیار رکھیں اور پھر ان کی 'خرافات' پر غور فرمائیں۔

"نظریہ پاکستان دفن ہو چکا دو اڑھائی سال میں ملک ٹوٹ جائے گا": ڈاکٹر اسرار

کشمیر میں جہاد فی سبیل اللہ نہیں، صرف مسلم ملک ہیں، امت مسلمہ کا وجود نہیں ہر ایک کا قبلہ الگ ہے

پاکستان پنجاب نے نہیں مسلمانوں اور سندھیوں نے بنایا، سرحد میں سرحدی گاندھی تھا، بلوچ بھی مخالف تھے۔

52 ہجری میں پاکستان کے 8 ٹکڑے ہو جائیں گے، بلوچستان زیادہ خوشحال ہوگا، دونوں کشمیر ایک ریاست بنیں گے

پشاور (نمائندہ) تنظیم اسلامی پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ نظریہ پاکستان دفن ہو چکا ہے اور پاکستان اپنے قیام کا جواز کھو بیٹھا ہے جس کی وجہ سے آئندہ دو اڑھائی سالوں تک ملک ٹوٹ جائے گا۔ جہاد کشمیر فی سبیل اللہ نہیں ہے۔ متحدہ مجلس عمل والوں کے صوبہ سرحد میں کئے جانے والے اقدامات کاسمیٹک ہیں۔ ان کا نظام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کا کردار ناکام اور افسوسناک ہے۔ بدھ کے روز پشاور پریس کلب میں خیبر یونین آف جرنلسٹس کے پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرد جنگ بھی نظاموں کی جنگ تھی اور آج بھی امریکہ اسلامی نظام کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اسلامی بنیاد پرستوں کو ملاؤں سے دور رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اسلامی نظام نافذ نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم امہ اس وقت سرے سے موجود ہی نہیں صرف مسلم ممالک ہیں جن کا آپس میں کوئی اتحاد و اتفاق نہیں۔ ہر ایک کا قبلہ الگ الگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کا عذاب فلسطین، افغانستان، عراق اور کشمیر میں مسلمانوں پر نازل ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کے خاتمے کے لئے الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے۔ دو قومی نظریہ بنگال میں غرق ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو پنجاب نے نہیں بلکہ انڈیا میں بسنے والے مسلمانوں اور سندھیوں نے بنایا بلکہ سرحد میں تو ویسے ہی سرحدی گاندھی کا راج تھا جبکہ بلوچ سردار بھی قیام پاکستان کے خلاف تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری معیشت سودی نظام پر کھڑی ہے۔ ہندو مسلم کی دوستی کے راگ الاپے جا رہے ہیں اور بدقسمتی سے بھارتی ہمیں ثقافتی طور پر فتح کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ پیش گوئی کی جا رہی ہے کہ 52 ہجری میں پاکستان کے 8 ٹکڑے ہوں گے جن میں بلوچستان سب سے زیادہ خوشحال ہے۔ جبکہ کشمیر کے دونوں حصے بھی ایک ریاست بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے دستور پاکستان میں موجود اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانے والے چور دروازے بند کر دیئے جائیں۔ (روزنامہ خبریں ۱۶ اگست ۲۰۰۳ء)

یاد رہے یہ پنڈت جو پاکستان کے بارے میں ناپاک پیشگوئیوں کا اعلان کر کے اپنے 'علم غیب' کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے حضور پر نور امام الانبیاء المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے 'علم غیب' کا منکر ہے اور اس نسل سے تعلق رکھتا ہے جو حضور پر نور ﷺ کے علم غیب کے عقیدے کو شرک سمجھتی ہے۔ موجودہ حکومت رہے یا نہ رہے، ہمیں اس سے غرض نہیں، مگر ان شاء اللہ پاکستان مضبوط ہوگا اور قائم رہے گا۔ اسے اب تک جو نقصان پہنچنا تھا پہنچ چکا، مگر آئندہ اللہ کے فضل و کرم اور حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کی نظر کرم سے اس پر رحمتوں کی بارش ہونے والی ہے جو دیر تک ہوتی رہے گی۔

ہمیں پاکستان سے اس لئے محبت ہے کہ ہمارے نزدیک یہ سرکار دو عالم رسول محتشم ﷺ کا تبرک ہے۔ آج تک جس نے بھی اسے نقصان پہنچایا، کیفر کردار تک پہنچا، آئندہ جو اسے میلی نظر سے دیکھے گا، مٹ جائے گا اور اس کا نام غداروں میں لکھا جائے گا۔ میرا جی چاہتا ہے پاکستان پھلے پھولے اور پنڈت جی مریں تو ان کی قبر پر کتبہ لکھا جائے

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

(جھوٹوں پر اللہ کی لعنت)

یہ وہی پنڈت صاحب ہیں جنہوں نے گذشتہ دنوں فرمایا تھا کہ میں علامہ اقبال کو مرحوم کہتا ہوں اور مولانا حسین احمد مدنی کو رحمۃ اللہ علیہ (شاید اس لئے کہ اول الذکر اپنے نبی کریم و اکرم ﷺ کا وفادار تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ حضور ﷺ کے سارے حکم ماننا ضروری نہیں جیسا کہ ڈاکٹر صفدر محمود نے بیان کیا ہے (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۶ اگست ۲۰۰۳ء)

رہ گیا امریکہ تو اس کا انجام روس سے زیادہ عبرتناک ہونے والا ہے، یہ کسی غیب بینی کی بنا پر نہیں بلکہ تاریخ کی روشنی میں ظلم کا نتیجہ تباہی کے سوا کچھ نہیں۔

اسلام اور شیطان کے سپوت (۱)

ڈاکٹر محمد حسین [illegible]

فطرت مسخ ہو جائے تو:

تھا جو ناخوب، بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

انسان جب صدق وصفا اور شرم وحیا جیسے زریں اوصاف سے عاری ہو جاتا ہے تو حق و باطل کی تمیز سے بھی خالی ہو جاتا ہے اور پھر پستی میں گرتے گرتے ایسے قعر مذلت تک جا پہنچتا ہے، جہاں نور کی ہلکی سے ہلکی کرن کا گزر بھی نہیں ہوتا اور ان تاریکیوں میں کھو کر اسکی فطرت پوری طرح مسخ ہو جاتی ہے۔ ظلمتوں کا یہ پروردہ ظلمتوں کا دلدادہ ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے فکر و عمل پر ظلمتیں، بلکہ نجاستیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ کھلی آنکھوں سے حقیقت کی تجلیاں دیکھ کر بھی ان سے متاثر و منور نہیں ہوتا بلکہ ان کی دشمنی پہ اتر آتا ہے۔ پھر ان کی دشمنی میں اس حد تک آگے نکل جاتا ہے کہ اسے نور یا صدق وحق کا نام تک سننا بھی گوارا نہیں ہوتا اور اگر کہیں کوئی چراغ حقیقت ٹمٹماتا بھی نظر آرہا ہو تو اسے برداشت نہیں ہوتا بلکہ اس چراغ کی روشنی سے نبرد آزما ہو جاتا ہے۔ انسان کی فطرت جب اس حد تک اندھی یا مسخ ہو جاتی ہے تو اسے روشن سے روشن دلیل تک فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور کسی بڑی سے بڑی صداقت کو قبول کرنا بھی اسے گوارا نہیں ہوتا۔

حضرت انبیاء کرام علیہم السلام اپنے رب کی طرف سے اپنے ماحول کے لئے بہترین دلائل و معجزات سے مزین ہو کر تشریف لائے۔ دیکھنے والوں نے ان کی سیرت وعظمت کے ہر پہلو کو کھلی آنکھوں سے دیکھا، وہ لوگ جن کی فطرت پر ابھی شیطنت اور کبر و تعصب کا پورا تسلط نہیں ہوا تھا، نبوت و رسالت کے سامنے صدق دل سے جھک گئے مگر وہ جو انہیں خوش نصیب افراد کے ساتھ ساتھ دیکھنے والوں میں شامل تھے لیکن ممسوخ الفطرت تھے، اپنی فطرت کے مسخ ہونے کے سبب جان بوجھ کر مقابلے میں اڑ گئے۔ پھر ان پر عذاب آیا اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ مگر یہ عذاب محض اس لئے نہیں آیا کہ وہ منکر تھے، اس لئے آیا کہ دلائل کو پوری طرح سمجھنے اور حق کے مکمل طور پر واضح ہونے کے بعد بھی انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ہاں ہاں ایسے لوگ جنہیں کبر و غرور اور ضد و تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہو، تباہ و برباد ہونے کے قابل ہی ہوتے ہیں اور ان کا زمین پر چلنا پھرنا خود انہیں کے لئے باقی مخلوق کے لئے طرح طرح کی نحوستوں کا سبب بن جاتا ہے۔ بیشک خلائق لوگ ان مضر اور زہرناک پودوں کی مثال ہوتے ہیں جن کا کسی کھیت میں اگنا اور پھلنا پھولنا فصل کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور کسان ان کو اکھاڑ اکھاڑ کر جب باہر پھینکتا ہے تو گویا وہ کھیتی کو ہلاکت سے بچانے کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں ایسے لوگ جو دیدہ و دانستہ حق و صداقت کو قبول نہیں کرتے اور اللہ کے محبوب رسولوں کے مقابلے میں سینہ تان کر خدا کے پیغام کے بے اثر کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں ان کو عذاب سے دوچار کرنا باقی مخلوق کو ان کی نحوستوں سے بچانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی تعلیم: انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی امت کو خدا کا پیغام حق سنایا تو عموماً غریب و کمزور لوگوں نے اسے سب سے پہلے قبول کیا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس پیغام میں خدائے واحد کا تعارف ہی نہیں تھا، انسانیت کی وحدت کا عنوان بھی شامل تھا اور ظاہر ہے انسانیت کی وحدت کا درس اسی صورت میں معقول، منطقی اور مضبوط نظر آئے گا جب اس کی بنیاد انسانیت کی خالق کی توحید پر استوار ہو۔ انبیاء کرام

علیہم السلام نے خالق واحد دیکتا کا عقیدہ و عرفان بھی دیا اور یہ بھی بتایا کہ سارے انسانوں کا باپ بھی ایک ہے (یعنی آدم علیہ السلام) خود انصاف کیجئے انسانوں کو وحدت و مساوات سکھانے کے لئے یہ بنیاد کتنی مضبوط ہے کہ سب کا رب (یعنی خالق و پروردگار) بھی ایک ہے اور وہ اللہ جل جلالہ ہے اور سب کا آب (یعنی باپ) بھی ایک ہے اور وہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام اس کے برعکس جو رب کے ایک ہونے کا ہی منکر نہیں بلکہ رب کے موجود ہونے کا بھی منکر ہے نیز رب کا ہی منکر نہیں اپنے آب (باپ) کا بھی منکر ہے وہ کس بنیاد پر انسانوں کو وحدت و مساوات کا سبق دے سکتا ہے ہونا تو یہ چاہیے کہ جو شخص انسانوں کو سچے دل سے ایک دوسرے کے قریب لانا چاہتا ہے وہ اس عقیدے کو مضبوطی سے تھامے اور دوسروں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کرے کہ سب کا پیدا فرمانے والا ایک ہے اور اسی نے سب کو ایک باپ آدم علیہ السلام کی اولاد سے پیدا فرمایا ہے۔ اگر وہ اس مضبوط بنیاد کو نظر انداز کر کے پھر انسانیت کی وحدت و مساوات کا نعرہ لگاتا ہے تو سوا بلہ فریبی یا خود فریبی کے اسے کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

پیغام نبوت کا اثر: انبیاء کرام علیہم السلام نے جب یہ نورانی و حقانی پیغام دیا تو غریب و مسکین لوگوں نے اسے اس لئے بھی قبول کر لیا کہ وہ ایک مدت سے فرعون طبع لوگوں کے ظلم و ستم کی چکی میں پستے چلے آئے تھے۔ ہاں ہاں وہ فرعون طبع لوگ جو خود کو خدا کہلا کر من مانی کارروائی کو اپنا حق سمجھتے تھے، یا خود کو دوسروں کی نسبت انتہا اعلیٰ و برتر سمجھتے تھے کہ گویا حکم دینا انہیں کا حق ہے اور حکم ماننا دوسروں کا حق۔ یہ اپنے بنائے ہوئے قانون اور اپنی خواہش نفسانی کو آئین گردانتے تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اعلان وحدت و مساوات نے مسکینوں اور کمزوروں کو جینے کا حوصلہ دیا وہ جو حاکموں، چودھریوں اور سرگیروں کے سائے میں انتہائی رنج و مصیبت کے ساتھ زندگی کے دن گزار رہے تھے اور کسی طرف سے ان کے حق میں آواز بلند نہ ہوتی تھی، اس پیغام سے انہیں سکون ملا، انہیں سچے خدا کا عرفان حاصل ہوا اور خدائی کے جھوٹے مدعیوں سے نجات مل گئی۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے ناخوشوں نے زندگی کے اس پیغام کو اپنے لئے موت کا پیغام جانا اور ہر طرح اللہ کے رسولوں کے مقابلے میں میدان میں اتر آئے۔ ظاہر ہے

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المجادلۃ۔۱۹)

ترجمہ: سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے (کنز الایمان)

اور اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المجادلۃ۔۲۲)

ترجمہ: سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کے منکروں اور خدا کے باغیوں نے اپنے اپنے دور میں مختلف معجزات کا مطالبہ کیا اور معجزہ دکھانے کی صورت میں ایمان لانے کا وعدہ بھی کیا۔ معجزات دیکھنے کے باوجود وہ ایمان نہ لائے تو مختلف قوموں پر مختلف عذاب آئے، کسی کو طوفان میں غرق کر دیا گیا تو کسی کو دریا میں، کسی کو کڑک نے جا لیا تو کسی کو پتھروں کی بارش نے۔ یہی قانون تھا پہلے دن سے، جو پیدا ہوتا رہا۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (المجادلۃ۔۲۱)

ترجمہ: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول، بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔

تاجدار ختم نبوت: اللہ کے رسول ہی غالب ہوتے آتے رہے بلکہ وہ لوگ جو ان کے دامن عافیت کے زیر سایہ پناہ لیتے رہے، وہ بھی ان آسمانی عذابوں سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ گویا جو اللہ کے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے مقابل آئے نیست و نابود ہو گئے اور وہ مظلوم کسمپرس جو دقتوں سے غلامی اور بیکسی کی زندگی بسر کر رہے تھے، نجات پا گئے۔ تا آنکہ سارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے قائد و امام حضور پر نور سید نا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا تشریف لے آئے۔ آپ کے ظہور سے قبل کی آسمانی کتابیں اور صحیفے سب کے سب ناپید ہو گئے تھے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات انسان کی نگاہ سے اوجھل ہو گئیں تو آخر میں ان سب کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا سب کی تعلیمات کے محافظ ہو کر رحمۃ للعٰلمین بن کر ساری مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے اب ظاہر ہے ان کی برکت سے عذاب موقوف ہو گئے اور انسانیت ایک ابدی پیغام سے روشناس ہوئی۔ اب وحدت و مساوات انسانی کی بنیاد میں اور بھی استحکام آ گیا یعنی نئی صورت حال یوں ہو گئی

سب کا خدا	———	ایک اللہ جل مجدہ
سب کا نبی	———	ایک محمد رسول اللہ ﷺ

سب کا باپ	———	ایک آدم علیہ السلام
سب کا دستور	———	ایک قرآن مجید
سب کا قبلہ	———	ایک کعبہ مقدسہ
سب کیلئے نظام	———	ایک دین اسلام

کتنی مضبوط بنیادیں ہیں وحدت و مساوات انسانی کے لئے لیکن برا ہو حرص و ہوس کا، برا ہو خواہشات نفس کا، برا ہو شیطانی غرور و تکبر کا اور برا ہو مسخ فطرت کا، کہ اسی دین کو جو انسانوں کو ان کے خدا سے، ان کے ہادی برحق ﷺ سے، ان کے مقصد حیات سے اور بہترین نظام حیات سے متعارف کراتا ہے، انسانوں میں تفریق کا الزام دیتا ہے۔ ہاں 'تفریق' کا الزام لگانے والے کسی گہرے مطالعے کے زیر اثر یا 'انسانیت' کی سچی خیر خواہی میں ایسا نہیں کرتے بلکہ یہ بدبخت چند ٹکوں کی خاطر اپنا ضمیر بیچتے ہیں، دین و ایمان کا سودا کرتے ہیں اور انسانیت کو گمراہ کرتے ہیں۔

موجودہ صورت حال: انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے اولین منکرین و مخالفین جن وجوہات کی مخالفت کرتے تھے، وہ ان کا پیغام وحدت انسانی بھی تھا (جیسا کہ اوپر گزرا) حتیٰ کہ حضور پر نور سید الانبیاء والمرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے مخالفین ابو جہل و ابو لہب اس دکھ کا بھی اظہار کرتے تھے کہ اللہ کی توحید کا اعلان کرنے والا انسانیت کی توحید کا پیغام دیتا ہے اور ان کی طبع نازک پر یہ بات از حد گراں تھی کہ حضور پر نور ﷺ وعظ فرما رہے ہوں اور آپ کی مجلس میں قریشی آقا اور حبشی غلام ساتھ ساتھ بیٹھے ہوں۔ فتح مکہ کے بعد جب جناب بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر اذان دے رہے تھے تو بعض قریش کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ ظاہر ہے وحدت و مساوات انسانی کے ان مخالفین کا استاد بھی شیطان ملعون تھا۔ مگر آج صورت حال مختلف ہے شیطان جانتا ہے کہ موجودہ فضا میں اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے موزوں ترین نعرہ اور موثر ترین ہتھیار یہ جھوٹا پروپیگنڈا ہے کہ اسلام بھی معاذ اللہ تفریق انسانی کا علمبردار ہے اور یہ بھی اتحاد کی بجائے افتراق و انتشار کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ شیطان جھوٹا ہے اور اس کے نو آموز شاگرد بھی جھوٹے ہیں۔ بلکہ سچ پوچھئے کہ ان کا یہ نعرہ اتنا بے بنیاد اور ایسا جھوٹ ہے کہ بدترین جھوٹے ہی یہ جھوٹ بول سکتے ہیں، اسی لئے میں نے ان کو 'شیطان کے سپوت' کہا ہے۔ شیطان کے ان سپوتوں کو کسی مذہب، کسی نظریئے اور کسی گروہ میں کوئی عیب دکھائی نہیں دیتا، ہاں دکھائی دیتا ہے تو اس دین برحق میں جو آسمان سے نازل ہوا۔ سب کو پیدا کرنے والے نے انسان کی فطری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسے نازل کیا اور نازل بھی اس سراپا کرم پر کیا جسے رحمۃ للعالمین بنایا جن کی سکھائی ہوئی عبادات تک وحدت و مساوات کا سبق دیتی ہیں، محض بندگی کی معروف ادائیں ہی نہیں بلکہ دین کا ہر پہلو سیاست ہو کہ معاشرت، وحدت و مساوات کے عقیدے سے پر ہے، اور یہی نہیں اسلام کی یہ تعلیم چند سالوں تک موثر رہی نہیں بلکہ آج بھی حضور پر نور ﷺ کا ہر سچا غلام اور دین حق کا ہر سچا پیروکار اپنے اپنے ماحول میں وحدت و مساوات کا علمبردار ہوتا ہے۔

یہ شیطان کے سپوت دوسروں کی آنکھ میں دھول جھونک کر اس کا معاوضہ لیتے ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ ان کا ذریعہ معاش ہے۔ ان کو سپوت کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کا باپ انسانیت کو گمراہ کرتا ہے تو رضا کارانہ طور پر، اور اس کے فرزندان ارجمند اس پر 'تنخواہ' بھی وصول کرتے ہیں۔ چونکہ پاکستان کی موجودہ حکومت 'غیرت اسلامی' سے یکسر خالی ہے اس دور میں ہر ملحد، ہر عیسائی، ہر یہودی، ہر مرزائی اور ہر بہائی آزاد ہے۔ اس مملکت خداداد میں جو اسلامی اساس پر معرض وجود میں آئی تھی، اسلام کے خلاف کھلم کھلا سازشیں ہو رہی ہیں، منہ پھٹ لوگ جو چاہتے ہیں اسلام کے خلاف بکتے ہیں اور جو چاہتے ہیں اسلامی تعلیمات کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں لہذا اسلام کا ہر دشمن خوش ہے، نئی نسل کو مادر پدر آزادی کا سبق دیا جا رہا ہے، مختلف این جی اوز نے فحاشی اور بے حیائی کے جال بچھا رکھے ہیں، ذرائع ابلاغ پر زیادہ تر ایسے ہی 'بے شرم و بے غیرت' لوگوں کا قبضہ ہے جو شرم و غیرت کو روشن خیالی میں حائل سمجھتے ہیں۔ گویا شیطان اور شیطان کے سپوت اس موقعے کو غنیمت سمجھے ہوئے ہیں

؎ کہاں ایسی آزادیاں تھیں میسر
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

انشاء اللہ آئندہ ہم بتائیں گے 'شیطان کے سپوت' وحدت و مساوات انسانی کے نعرے میں خود کس حد تک مخلص ہیں اور نسل انسانی پر ان کی اپنی 'نوازشات' کا کیا عالم ہے۔

نیز اسلام نے نوع انسانی کے لئے کیا کیا اور اس کے انقلابی پیغام نے انسانیت کی تقدیر بدلنے میں کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔

اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت (۲۰)

محمد حسین

باغیانہ اندازِ فکر: آپ نے دجال کے بارے میں "مولانا" مودودی کا "نقطہ نظر" ملاحظہ فرمایا۔ وہ جن حدیثوں کے مضمون سے اتفاق نہیں کرتے، انہیں ضعیف، منقطع یا موضوع نہیں کہہ رہے۔ انہیں یقین ہے کہ یہ سب حضور پرنور ﷺ کے ارشادات ہیں، اس کے باوجود اختلاف کر رہے ہیں اور اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ حضور ﷺ نے یہ سب کچھ بغیر علم کے اپنی طرف سے فرمایا تھا، خدا کی طرف سے نہیں اور اس کا حضور پرنور ﷺ کو علم ہی نہیں دیا گیا تھا بلکہ حضور ﷺ نے محض اپنے قیاس سے یہ سب کچھ فرمایا تھا۔ اگر وہ حدیث کو موضوع اور منقطع وغیرہ کہتے تو اس کی زیادہ سے زیادہ زد محدثین اور حدیثوں کے راویوں پر پڑتی مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ روایات کو تسلیم کر کے اعتراض کیا تو حضور پرنور ﷺ کے علم پر کیا اور اختلاف کیا تو کسی محقق، محدث، مجدد سے نہیں خود اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا۔ فرمایئے کیا اس شوریدہ سری کا جواب ہو سکتا ہے؟۔ نبی کو نبی مان کر اور ان کے ارشاد کو ان کا ارشاد مان کر پھر انکار کرنا یا اسے قیاس آرائی قرار دینا کتنا عظیم، کیسی سرکشی اور بغاوت ہے۔ سوچئے یہ بغاوت ہے تو کس سے اور انکار ہے تو کس کا۔

میری ملت کے غیور فرزندو، بتاؤ کہ روایات جن کو مودودی حضور پرنور ﷺ کی قیاس آرائی پر مبنی قرار دے رہا ہے، کیا ان کے بارے میں خود زبان نبوت سے کبھی یہ اعلان ہوا کہ ان کا دارومدار قیاس آرائی پر ہے۔ اور اگر حضور پرنور ﷺ نے دجال کے بارے میں قیاس آرائی فرمائی ہے تو اور کس کس موضوع پر نہیں فرمائی ہوگی۔ ذرا خیال فرمایئے ارشادات نبوت کے بارے میں یہ بحث تو صدیوں سے جاری ہے کہ فلاں حدیث کی سند ضعیف ہے یا قوی، متواتر ہے یا شاذ، مگر یہ بحث کبھی نہیں ہوئی کہ حضور ﷺ نے فلاں ارشاد تو وحی الٰہی کی بنا پر فرمایا اور فلاں محض قیاس آرائی سے، نیز جو قیاس آرائی سے فرمایا وہ خلاف حق ہو سکتا ہے اور اگر اس ناپاک نقطہ نظر کو تسلیم کر لیا جائے تو کیا حدیث کی حجیت کا عقیدہ مجروح نہیں ہوگا بلکہ بتایئے اطاعت رسول ﷺ کا کیا مفہوم رہ جائے گا اور اطاعت رسول کیونکر ممکن ہوگی۔ اب سنئے اس زبان پاک کے بارے میں اس نبی اکرم ﷺ کا اپنا ارشاد (ایک طویل حدیث کا آخری جملہ)

لَوْ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ (ابوداؤد۔ کتاب العلم)

ترجمہ:۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس (منہ) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

ممکن ہے مولانا اسے بھی قیاس آرائی ہی قیاس فرمائیں اور چونکہ حدیث کے پرانے ذخیرے سے انہیں انکار و وحشت ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس ارشاد عالی کی قدر و قیمت اور بھی گھٹ گئی ہوگی (کیونکہ آپ جانتے ہیں تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیرے ان کے نزدیک (معاذ اللہ) کوئی وزن نہیں رکھتے) تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے انہیں صرف ایسی روایات ہی قبول ہیں جن میں اللہ والوں کی تنقیص کا پہلو نکل سکتا ہو۔

خیر ان کی بات چھوڑیئے، یہاں ہم اتنی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں "حضرت مولانا" کو محبوب اکرم سرور عالم ﷺ کی زبان پاک پر جتنا "ایمان" ہے، اس سے ابوجہل اور ابولہب وغیرہ بدترین کفار قریش کو زیادہ اعتماد تھا۔ چنانچہ جب حضور پرنور ﷺ انہیں سرزنش کرتے ہوئے کچھ فرما دیتے تھے (کہ ایسا ہوگا) تو انہیں یقین کامل ہوتا تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ اس قسم کے بیشمار واقعات کتب سیرت کی زینت ہیں، طوالت کے خوف سے

ان سب کو نقل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف ایک واقعہ یہاں عرض کیا جاتا ہے۔

جب ابولہب کے دو بیٹوں نے حضور پرنور ﷺ کے روبرو آپ کی صاحبزادیوں کو طلاق دی

تو ان میں سے ایک نے بدتمیزی بھی کی۔ اس کے بارے میں حضور ﷺ نے دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما دے۔

چنانچہ ابولہب کو یقین تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا، چنانچہ اس نے سخت احتیاطی تدابیر بھی کیں مگر محبوب خدا ﷺ کی زبان پاک کے الفاظ کیونکر بے اثر ہو سکتے تھے لہٰذا ہوا وہی جو ہونے والا تھا۔

حقیقت یہ ہے (جیسا کہ پہلے بھی کہیں یہ بیان ہو چکا ہے) کہ چالیس سال تک اعلان نبوت نہ کرایا جانا اس بنا پر بھی تھا کہ اہل مکہ کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ حضور پرنور ﷺ کی زبان پاک سے خلاف واقعہ ایک حرف تک نہیں نکل سکتا۔ وہ اسی تصور سے 'الصادق' کہتے تھے۔ اس کا مطلوم یہی نہیں تھا کہ حضور ﷺ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، بلکہ یہ بھی تھا کہ جھوٹ سے آپ کی زبان پاک کا ملوث ہونا ناممکن ہے۔ یہ تصور اس لیے ضروری تھا کہ حضور ﷺ کو اپنے منصب نبوت کے تقاضے کے طور پر مخلوق کو عالم غیب کا تعارف کرانا تھا اور عالم غیب تو معقول و حواس دونوں سے بالاتر ہے۔ اس کی وضاحت صرف زبان نبوت ہی سے ہو سکتی ہے لہٰذا پہلے خاطبین کو اس بات پر پختہ کیا جائے کہ جھوٹ ان کی زبان پر نہیں آ سکتا، پھر بعثت ہو۔ کوہ صفا پر جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا تو اس کی ابتداء اس جملے سے فرمائی تھی۔

أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ
بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ

ترجمہ:۔ (لوگو) کیا خیال ہے اگر میں خبر دوں کہ اس پہاڑ کی دوسری طرف سوار ہیں (دوسری روایت کے مطابق فرمایا بتاؤ میں اگر تمہیں خبر دوں کہ سوار اس وادی سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا میری تصدیق کرو گے۔

اس کے جواب میں سب نے بیک آواز کہا

نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا (بخاری، مسلم)

ترجمہ:۔ ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے ہی سنا ہے

زبان پاک کی اس حیثیت کا ابوجہل تک قائل تھا چنانچہ غزوہ بدر کے موقع پر راستے میں اخنس بن شریق نے ابوجہل سے حضور ﷺ کی صداقت کے متعلق پوچھا تو وہ بولا

كَيْفَ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ كُنَّا نُسَمِّيهِ الْأَمِينَ لِأَنَّهُ مَا كَذَبَ قَطُّ وَلٰكِنْ إِذَا كَانَتْ فِي عَبْدِ
مَنَافٍ السِّقَايَةُ وَالرِّفَادَةُ وَالْمَشُورَةُ ثُمَّ تَكُونُ فِيهِمُ النُّبُوَّةُ فَأَيُّ شَيْءٍ بَقِيَ لَنَا

ترجمہ: وہ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ سکتے ہیں حالانکہ ہم خود انہیں امین کہا کرتے تھے، انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ لیکن بات یہ ہے کہ عبد مناف کے پاس پہلے ہی سقایہ، رفادہ اور مشورہ کے اہم اور اعلیٰ مناصب ہیں اگر ان میں نبوت بھی آ جائے تو ہمارے لئے کیا باقی رہے گا۔

کچھ ایسا ہی مقصود تھا حضور ﷺ کے دوسرے لقب 'الامین' کو بعثت سے قبل زبان زد خلق کرانے کا۔ یعنی یہ عقیدہ مضبوطی سے ذہن نشین ہو جائے کہ جو شخصیت عام انسانوں کی امانتوں کے بارے میں خیانت نہیں کر سکتی (یعنی ان سے خیانت نہیں ہو سکتی) اس سے اللہ کی امانت کے بارے میں خیانت کیونکر ممکن ہے۔

مودودی صاحب کے اثرات: کتنے دکھ اور کتنے تعجب کی بات ہے کہ جناب مودودی کو حضور پرنور ﷺ کی زبان وحی ترجمان پر اتنا اعتماد بھی نہیں ہے جتنا ابوجہل اور اس کی پارٹی کو تھا اور پھر وہ اسی بے اعتمادی کو اپنے چیلوں کے ذہنوں میں منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ

[illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible] کی تعریف کرتے ہیں اور یہ بات [illegible] حضور ﷺ کی ذات

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بات [illegible] مودودی نے [illegible]

[illegible] مودودی [illegible] ثبوت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اگر

[illegible] امت نے [illegible] تسلیم [illegible]

[illegible] حضور ﷺ کی محبت [illegible] مودودی صاحب کی عقیدت میں کوئی کمی نہ

آنے دی، [illegible] اہل بیت [illegible] کے نام پر [illegible]

نہیں کیا بلکہ اپنے آقا و مولیٰ (مودودی) کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے، اور [illegible] رہے، گویا اللہ تعالیٰ کے معصوم انبیاء و مرسلین علیہم السلام

کی عصمت سے [illegible] اللہ تعالیٰ کا خوف [illegible] انبیاء علیہم السلام کی عظمت کا احساس

ایسی [illegible] مودودی کا [illegible] عقیدت کی [illegible] معاذ اللہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے سب سے

بڑے رسول، سب سے اعلیٰ حبیب اور سارے معصوموں کے سردار حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی [illegible] عظمت سے انکار کی سوچ بھی تو اس

کے متوالوں کو اپنے گلے کا [illegible] جو مودودی نے [illegible] اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا، [illegible]

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم ﷺ کی جو شان قرآن پاک میں بیان کی [illegible] کریں۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کو جو ایمان حضور پرنور ﷺ کی [illegible] ہوتا ہے [illegible] اسی قسم کا [illegible] مودودی کی زبان پر ہے۔ مثلاً یہی بات کہ حضور پرنور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم [illegible] میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا۔ دوسرے لفظوں میں یہ مقام نبوت کی توضیح ہے مگر حضور پرنور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا آپ کی [illegible] جو مودودی کا [illegible] مودودیت میں پیش کرتا ہے [illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible] عقیدہ مودودی کی زبان کے بارے میں اختیار کرتے ہے [illegible] کا آخری فیصلہ [illegible] مودودی [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] مودودی [illegible] تنقید کی [illegible] کوئی شخص بھی [illegible] تحقیق کر کے بتائے کہ [illegible] حضرت مودودی [illegible] اہل بیت [illegible] میں [illegible] مودودی [illegible] معاف نہیں کیا۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کے عقیدے میں [illegible] مودودی صاحب کی برکت [illegible] جماعت [illegible] مودودی کی شیطانی نظر تو حضور سید المعصومین ﷺ کی ذات [illegible] مودودی [illegible] کیوں نہیں تھی۔ [illegible] جس کا رب [illegible] اعلان فرماتا ہے

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (القلم۔۴)

ترجمہ: اور بیشک ضرور آپ بہت بڑی شان والے خلق پر ہیں۔

اور جسے داعیٔ حسن کا پیکر ہونے کا اعلان کر دیا گیا

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب۔۲۱)

ترجمہ۔ بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

پھر جسے قرآن پاک نے نور (سراسر روشنی) فرمایا بلکہ سراج منیرا (خوب چمکا دینے والا آفتاب) فرمایا اس ذات قدس ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہوئے اسی کے خلاف [illegible] حسن کا [illegible] کی [illegible] ہوچکا ہو۔

وہ ذات قدس ﷺ جس کے بارے میں شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت یوں فرماتے ہیں

[illegible] خَلَقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں بلکہ آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ جیسا چاہتے تھے ویسے پیدا کئے گئے ہیں۔

مگر جناب مودودی کو کتاب و سنت کی تعلیمات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد و نظریات سے کیا غرض؟ وہ تو بزعم خویش مجتہد کامل ہیں اور قرآن و تفسیر و حدیث کے پرکھنے والے دوسروں کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ انہیں کیا [illegible] سے عقائد و نظریات [illegible] اور جیتے جی تو نچھاور کرے مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اصل مسئلہ: یہ ایک دکھ بھری داستان ہے جو جتنی بھی چاہیں لکھتے جائیں مگر چونکہ ہم اپنا مقصد واضح کر چکے ہیں لہذا اسے زیادہ طول دینا مناسب نہیں۔ وہاں اس کتاب کا جواب بھی ہے کہ حضور پر نور ﷺ ہمارے نبی اور رسول ہیں [illegible] ہمارے ایمان میں شامل ہی نہیں بلکہ اصل ایمان اور جان ایمان ہیں۔ ان کے برابر اللہ تعالیٰ نے کسی نبی و رسول علیہ السلام کو بھی مرتبہ نہیں دیا چہ جائیکہ کسی اور والے سے برابری کا ہمسر قرار دے دیا جائے۔ اہل ایمان کے نزدیک تو کوئی ہستی ان کے ایسے صحابی کے بھی برابر نہیں ہو سکتی جو کسی ایک ساعت حضور پر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا (اور دوبارہ حاضری کا شرف نہ پا سکا) چہ جائیکہ کوئی حضور ان کے برابر ہو چنانچہ کسی نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جیسے عظیم محدث سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے افضل و بہتر ہے۔ [illegible]

ہمارے دور میں جب تمام عالم کفر یکجان و یکدل ہے اور ہر طرف سے اسلام کے خلاف یلغار ہو رہی ہے ہماری آنکھوں کے سامنے افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی پھر اس کے بعد دوسرے مسلمان ملک عراق کی باری آگئی وہاں بھی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد سارے ملک کو بدترین ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اب تک بدترین [illegible] جاری ہے [illegible] شام بھی [illegible] کی [illegible] پر ہے۔ اس کے بعد پاکستان یہود و ہنود کی نظر میں سب سے زیادہ کھٹکتا ہے اس کا ایٹمی [illegible] اس حد تک پہنچ چکا ہے۔ اسلام کے نام پر بنے اس ملک میں بھی اپنی مرضی کے قوانین نافذ کرانا چاہتا ہے۔ یہاں [illegible] اور دین حق [illegible] نصاب [illegible] شامل کر کے انہیں [illegible] تک پہنچایا جا رہا ہے۔ [illegible] کے نام پر [illegible] ہے [illegible] جو اب [illegible] ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ [illegible] حکومت [illegible] کرنے کے درپے ہے۔ صوبوں کی باہمی کشمکش کو ہوا دی جا رہی ہے اور بھائی سے بھائی کو لڑانے کی کوششیں تیز ہیں۔ پاکستان سے جو وفد بھارت جاتے ہیں [illegible] بے غیرتی [illegible] فحاشی اور عریانی کا طوفان بڑی تیزی سے نئی نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ دہشت گردی اپنے عروج پر ہے کہ صدر مملکت پر دو بار قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔ [illegible] پر اسرار قتل [illegible] پر حکومت [illegible] کہ نظریہ پاکستان (معاذ اللہ) دفن ہو چکا ہے۔ حکومت [illegible] جرأت نہیں [illegible] معاشی طور پر [illegible] پاکستان کے لئے مفید ہو [illegible] سے کسی فتوے کی ضرورت نہیں۔

مسئلے کا حل: اس صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور قوم کے لئے سب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہے۔ اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو قوم کو ایمان اور اسلام کی طرف [illegible] کی ضرورت ہے۔ غیر خدا کے خوف سے آزاد ہو کر کتاب و سنت کو عملاً نافذ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی روشنی میں ایسے تمام فتنوں کو جڑ سے اکھاڑنے کی ضرورت ہے جو [illegible] کی کوشش کر رہے ہیں [illegible] معاذ اللہ [illegible] دینے کی فکر میں ہیں۔ [illegible] اس وقت سب سے زیادہ [illegible] ضرورت ہے [illegible] وہ ہے جذبہ عشق رسول ﷺ۔ جذبہ عشق رسول ﷺ ہی ہماری ملت [illegible] کی ملت بیضا [illegible] استحکام کا ضامن ہے۔ اسی جذبے سے ہمیشہ شکست کو فتح میں تبدیل کیا اور [illegible] جذبہ ہماری سب سے بڑی دولت اور ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ ہماری ملی زندگی کا [illegible] عشق رسول ﷺ ہی ہے اسی سے ہماری تشکیل ہوئی

[illegible] اور یہی وہ دور ہے [illegible] جب ابو القاسم [illegible] میں بھی یہی فتح کی بشارت پاتا تھا۔ شوقِ شہادت [illegible] عشق [illegible] ﷺ کی [illegible] جواب [illegible] عزیمت و استقامت کی [illegible] اسی کا [illegible] صلاح الدین ایوبی [illegible] سب کی [illegible] سرشار تھے [illegible] جب بھی [illegible] وقت آیا ملت کے ناخداؤں نے اسی کے ذریعے قوم کی کشتی کو ساحل آشنا کیا۔

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] خواب [illegible] عشق تھا آپ کے مکتوبات شریف پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر تحریر جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی ہے [illegible] پوری تاریخ میں محبوب رب علیہ التحیۃ والثناء کا [illegible] حضور پرنور ﷺ کے نور کا ذکر بلکہ نور خدا سے پیدا ہونے کا ذکر، حضور پرنور ﷺ کے معراج کا ذکر، حضور ﷺ کے تصرفات و معجزات کا ذکر، حضور پرنور ﷺ کے مشاہدہ [illegible] کا ذکر، پھر محبوب ﷺ کے مخصوص [illegible] کا ذکر اور پھر [illegible] حضور ﷺ کی حاکمیت کا ذکر اور اتباع و اطاعت کی ضرورت و اہمیت و برکت کا ذکر۔ تین چار صدیاں گزر گئیں، یوں لگتا ہے مجدد الف ثانی قدس سرہ کا نعرۂ عشق ابھی عرب و عجم میں گونج رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی [illegible] کی تقلید پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible] اور ان کے بعد [illegible] حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، مجاہد تحریک آزادی حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی اور چودھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے کی۔ ان سب لوگوں نے اپنے دور میں ملت اسلامیہ کی [illegible] رسول ﷺ سے سرشار کرنے کی سعی مسلسل کی۔

[illegible]

[illegible]

آئیے ذرا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے [illegible] کی طرف [illegible] صرف ایک اقتباس ملاحظہ ہو، عشق [illegible] میسر ہے تو ان شاء اللہ قلب و روح کو وجد آ جائے گا۔ محبت کا انداز ملاحظہ ہو

> [illegible] تمام مخلوقات [illegible] سب سے [illegible] قیامت کے دن [illegible] تمام مخلوق میں افضل [illegible] سب سے زیادہ قریب [illegible] سب سے [illegible] سب سے بلند، شرف و عظمت میں سب سے آگے [illegible] سب سے زیادہ [illegible] حسب میں سب سے زیادہ کریم، نسب میں سب سے زیادہ شریف [illegible] سب سے زیادہ [illegible] آپ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا نہ فرماتا اور نہ اپنی ربوبیت ظاہر فرماتا۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم ابھی پانی اور مٹی کے مرحلے میں تھے۔ قیامت کے دن آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے امام و خطیب اور شفیع ہوں گے۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ ہم آخر میں آنے والے بھی ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے (جنت میں داخل ہونے والے) بھی اور آپ ہی نے فرمایا کہ میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا (بلکہ شکر کے طور پر کہتا ہوں) کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور آخری نبی ہوں اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں (قبر سے) نکلوں گا، جب (قیامت کے دن) لوگ اٹھائے جائیں گے، میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، میں ان کا خطیب و نقیب ہوں گا، جب وہ خاموش ہو جائیں گے۔ میں ان کی شفاعت کروں گا جب انہیں روک دیا جائے گا اور میں انہیں خوشخبری سناؤں گا جب وہ مایوس ہوں گے، عزت اور چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی (ترجمہ دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۱)

جنگ آزادی: جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) بھی [illegible] تھی، اس میں انگریزوں کے خلاف جن علماء نے فتویٰ جہاد دیا تھا، وہ جذبۂ عشق

رسول اللہ ﷺ سے سرشار تھی [illegible] چنانچہ [illegible] چھوڑ گئے جو [illegible] میں [illegible]
اور مشتاق حضرت مولانا فضل حق [illegible] بریلی میں حضرت مولانا [illegible] حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کے جد امجد)
[illegible] جنگ آزادی کے بعد حضرت مولانا [illegible] طرف سے [illegible] پڑھو رہے تھے (ایسی
مولانا کافی ہیں جس [illegible] کے عشق محبت کا [illegible] مظہر ہے۔

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ ﷺ کا دینِ حسن رہ جائے گا
ہم صفیرو! باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں ہو تم
اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا
جو پڑھے گا صاحبِ لولاک ﷺ کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نعتِ حضرت ﷺ کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

[illegible] دور میں بھی تھے اور [illegible] سے تھے لوگوں کی تحریر [illegible] کوئی تحریر [illegible] پھر بعد میں کوئی "شمس العلماء" بنا [illegible] تعصب [illegible] تحریروں کی محبت [illegible] مسلمانوں کے دل سے
رسول اللہ ﷺ کے عشق [illegible] کوشش [illegible] دشمنوں نے [illegible] انہیں [illegible]
خارج کرکے [illegible] عشق [illegible]
رہیں۔ کہتے ہیں [illegible] مسلمان مجاہد تھے [illegible] کے بعد [illegible]
بھی سلام سے [illegible] اللہ [illegible] تھے۔ بے خوف [illegible] تھے

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

حقیقت یہ ہے کہ جنگِ آزادی [illegible] عاشقانِ رسول ﷺ کے جذبہ
عشق کی آنچ رکھتے ہوئے [illegible] حضرت [illegible] حضور شہنشاہ [illegible] حضرت میاں شیر محمد شرقپوری،
شمس العارفین حضرت شمس الدین سیالوی، [illegible] حضرت سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی [illegible] جیسی عظیم شخصیات پیدا ہوئیں [illegible]
رہنمائی کے [illegible] حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی [illegible] علامہ اقبال اور قائداعظم جیسے [illegible]
سب نے [illegible] ملت اسلامیہ [illegible] عشق رسول ﷺ سے سرشار [illegible] کوشش [illegible] یہ ہے کہ تحریک
پاکستان اور پھر قیامِ پاکستان بھی [illegible] عشق کا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] تھے۔ [illegible] پیش [illegible]
پاس تھا۔ توحید کا [illegible] حضرت [illegible]

یہ کافری ملا کیا پوچھتے ہو کیا ہیں
گاندھی کی پوجا کی کا ارنی میں ترجمہ ہیں

موجودہ زمانے: میں بھی جگہ جگہ ہر طرف [illegible] کے دشمن ہو کر [illegible] مسلمانوں کو [illegible] سے مٹانے کے خواب
دیکھ رہے ہیں اور [illegible] تمام شیطانی قوتوں کا سرغنہ بنا ہوا ہے، پھر سے [illegible] بیدار [illegible] جب تک یہ جذبہ بیدار رہے گا ملت بیدار

[illegible] ہوگا [illegible] ﷺ سے [illegible] سب سے زیادہ محبت حضور پر نور ﷺ
سے تھی [illegible] ﷺ [illegible] کا فیصلہ خدائی فیصلہ ہے وہ
فرماتا ہے

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے
زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

[illegible] محبت کی وجہ [illegible] حضور ﷺ کی محبت [illegible] ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضور پر نور ﷺ
کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے جیسا کہ قرآن پاک کا واضح اعلان ہے

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء ۸۰)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

یونہی حضور ﷺ کی محبت اللہ کی محبت ہے۔ چنانچہ [illegible] امام [illegible] نے اپنی عربی
تصنیف [illegible] ﷺ کی محبت [illegible] احادیث کے ضمن میں لکھا ہے

من احبنی فقد احب اللہ ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ

ترجمہ: جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

[illegible] ﷺ کی اطاعت [illegible] ﷺ [illegible] حضور پر نور ﷺ
سے تو محبت [illegible] ﷺ [illegible] اور رسول ﷺ کی محبت ہوتی
ہے [illegible] ﷺ کی محبت کے بغیر قرآن، توحید، اسلام سے محبت کا
دعویٰ [illegible] ﷺ [illegible] کو اہمیت دیتے تو
یقیناً [illegible] حضور پر نور ﷺ سے زیادہ کسی سے بھی تعلق
خاطر [illegible]۔

[illegible] حضور پر نور ﷺ [illegible] کی اتباع کے
[illegible] بڑی قوت
[illegible] کام [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible] برداشت نہیں کر سکتا چنانچہ انھوں نے شاطر [illegible]
[illegible] حضور پر نور ﷺ کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکالنا اور ان میں
[illegible] پوری طرح قائم
ہو چکا تھا [illegible] حضور پر نور ﷺ [illegible] کا انکار کر کے مقام نبوت کو گھٹانے کی
[illegible] توحید کے نام پر کیا، کتنی
خوبصورت [illegible] کے طول و عرض میں
پھیلنے [illegible] حضور پر نور ﷺ کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے [illegible] کر بیان کرنے
کے لئے مولوی اسمٰعیل صاحب [illegible] مسلمان [illegible] اسمٰعیلیوں کی
[illegible] حضور پر نور ﷺ کے خصائص
[illegible] کے

[illegible] تحقیق [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی تمام باتیں اور اشعار [illegible]
تعلیمات جو اہل [illegible] برداشت بھی کر [illegible] کے علاوہ [illegible] شف و کرامات کے قصے
ان کثرت سے [illegible] گئے کہ [illegible] بدعتیں [illegible] اور مشرکانہ [illegible] اور مریدی کے جوس بچے
تیار ہو گئے تھے [illegible] محبت و عقیدت [illegible] کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] مریدوں نے [illegible] گیا۔ آخر میں حضرت
[illegible] پوری ہو [illegible] خود بلند تھے
معاذ اللہ جس طرح ایک مولوی [illegible] سیرت [illegible] کی تصویر کا [illegible] نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے
میں [illegible] جیسی ہستیوں سے [illegible] ہو جائیں۔ یقیناً یہ [illegible]
ناقابل برداشت تھی [illegible] مسلمانوں سے [illegible] انکار حدیث کے حد [illegible] سازش کی گئی [illegible] اسلام کا معاشرتی نظام، اسلام کا سیاسی
نظام وغیرہ پیش کر کے [illegible] ناقابل برداشت [illegible] خوشنما [illegible] جماعت [illegible] کے پردے میں ایک
جماعت تیار ہو گئی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے تو محبت [illegible] جماعت [illegible] تعلق [illegible] بلکہ [illegible] کے جاہلوں
کے سامنے کرامت تو مقصود ہی نہیں [illegible] صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے
کہ [illegible] مولودوں سے جو
نسل تیار ہوئی [illegible] اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جماعت اسلامی کا ایک [illegible] جماعت
تھا [illegible] مقام کوئی مرکزی حیثیت تو نہیں رکھتا۔
حضرت [illegible] فرمایا تھا

چاہئے خانہ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آجائے کہیں سے کوئی مہمان عزیز

[illegible] میں [illegible] حضرت [illegible] ہیں۔
[illegible] بہت [illegible] مگر افسوس وہ اسلام کے
[illegible] ضرورت تھی اور وہ اس پاک
[illegible] کاش ایسا ہوتا [illegible] تو معلوم
ہو جاتا [illegible] قرب کی [illegible] حق کے [illegible] نہیں آ سکتا۔
حضور غوث اعظم [illegible] حضرت [illegible] تھے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں
(اے انسان تو ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جائے گا کہ)

ترجمہ تجھے خارق عادت طاقت عطا ہو جانے کی [illegible] حاصل ہو گی۔ [illegible] تو [illegible] گویا موت کے
بعد آخرت میں تجھے [illegible] تو [illegible] قدرت [illegible] (اللہ کے نور) کے ساتھ سنے گا (اللہ کے نور) کے ساتھ
بولے گا (اللہ کے نور) کے ساتھ دیکھے گا (اللہ کے نور) کے ساتھ چلے گا (اللہ کے نور) کے ساتھ [illegible] اللہ (کے نور)
کے ساتھ ہی [illegible] (فتوح الغیب مقالہ نمبر [illegible])

بلکہ حدیث پاک میں اس کی مثال موجود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ [illegible]

وَبِيَدِهِ الَّذِي يَبْطِشُ بِهَا

(اور میں اس بندے [illegible] ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے)

یہ حدیث تو بہت مشہور ہے

إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ (ترمذی)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے۔

(مگر افسوس یہ حدیث بھی (حدیث کے پرانے ذخیروں میں ہے)

[illegible] جناب پروفیسر طاہر القادری [illegible] ہم انہیں جدید و قدیم علوم کا جامع [illegible] منہاج القرآن [illegible] پروفیسر طاہر القادری صاحب کے قلب میں داخل ہو کر بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں [illegible] (اگرچہ ہم اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں) اور یہ بات ساری دنیا جانتی ہے [illegible] عشق میں [illegible] حضور پرنور ﷺ کی محبت و غیرت سے دل [illegible] ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ [illegible] شریف میں [illegible] کی علامات [illegible] روایات کو [illegible] پروفیسر صاحب [illegible] اور سلام کی جگہ [illegible] حقیقت [illegible] معلوم ہوتے ہیں اور جب ان سے [illegible] ہیں۔

[illegible] عشق رسول ﷺ کے جذبے سے ملت کے [illegible] کوشش کی جائے [illegible] حضور پرنور ﷺ کی [illegible] شیطان [illegible]

[illegible] پروفیسر طاہر القادری صاحب، قاضی حسین احمد صاحب [illegible] ملت کے اجتماعی مفاد کے لئے۔

[illegible] حضور پرنور ﷺ کی محبت کو کمزور کرتی ہیں؟

کیا قاضی حسین احمد صاحب اپنی شوریٰ [illegible] کے وہ [illegible] درج کر سکتے ہیں جو بارگاہ رسالتمآب ﷺ کی [illegible] کیا جناب طاہر القادری [illegible] اس قسم کے نعرے کہ

کس کے پیچھے؟ طاہر القادری کے

ختم کر کے اس قسم کے نعرے لگا سکتے ہیں

کس پہ قربان ——— حضور محبوب خدا ﷺ پہ

اگر یہ [illegible] حضور پرنور ﷺ پر [illegible] قربان کرنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں وہ یقیناً ایسے ہی لوگ کثیر تعداد میں ہیں [illegible] ظاہری و فروعی اختلافات ختم کر کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کی محبت و غیرت [illegible] کا راستہ نہیں روک سکے گا [illegible] شیطان [illegible] کے ساتھ [illegible] ٹھہر سکے گا۔

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

قسط: ۴۴

پروفیسر محمد حسین آسی

حضور پرنور ﷺ کی چند دعاؤں کے ثمرات و اثرات آپ دیکھ چکے ہیں۔ ظاہر ہے اللہ کے محبوب اعظم ﷺ کا محبوب اعظم ہونا ان چند کلمات سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے جو دعائے رحمت یا دعائے قہر و غضب کے طور پر آپ کی زبان حق ترجمان سے نکلے۔ یہ بات بھی واضح کر دی گئی تھی کہ حضور پرنور ﷺ اگر کسی کی ہلاکت کی دعا فرماتے ہیں تو اس میں بھی رحمت کے بے شمار پہلو موجود ہوتے ہیں جو خلق خدا اور دوسروں کے لیے عبرت و موعظت کا سبق لیے ہوتی ہے۔ [illegible] رحمۃ للعالمین ہر حال میں رحمۃ للعالمین ہیں اور ہر وقت رحمۃ للعالمین ہیں۔ گویا دعا کا منظور ہونا بھی رحمت کہ دیکھنے والوں نے دعا کرتے ہوئے اور دعا منظور ہونے کا تعلق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

منظور ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں
کب تیر کماندار نبوت کا خطا ہو

[illegible] ان دعاؤں نے پوری اثر [illegible] مختلف اوقات میں [illegible] جس شخص کے حق میں دعا ہے اس کا [illegible] خود اس کے لیے [illegible] کی کامیابی کا سبب [illegible] دوسروں کے لیے [illegible] گویا ان میں بھی رحمت کا ایک پہلو [illegible] جس نے [illegible] عبرتناک انجام دوسروں کے لیے عبرت و احتیاط کا سامان بن گیا۔

[illegible] حضور پرنور ﷺ [illegible] دعاؤں سے رحمت [illegible] گذشتہ قسط میں [illegible] محبوب اعظم [illegible] ﷺ [illegible] حضور [illegible] ﷺ کی اتباع کرنے سے خدا کے محبوب بن گئے جیسا کہ قرآن پاک نے خود اعلان فرمایا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران ۳۱)

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

ظاہر ہے محبت اللہ [illegible] محبوب حضور پرنور ﷺ [illegible] حضرت ہیں تو [illegible] محبت ہے جو محبوب کی بات [illegible] حدیث پاک میں محبت [illegible] کا ایک ثمرہ یہ بھی بتایا گیا ہے

وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ (بخاری شریف)

ترجمہ: اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور میری پناہ مانگے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں

گویا

محبت کا یہ مطلب ہے کہ بس
وہی چاہے جو چاہے چاہنے والا

بعض دفعہ اللہ کا یہ محبوب بظاہر کرشن زمانہ کا اسیر نظر آتا ہے [illegible] دیکھیں [illegible] (معاذ اللہ) بہت حقیر سمجھتے

[illegible]

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی

ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

حدیث پاک کے مطابق [illegible]

رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ (مسلم)

ترجمہ: کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے، گرد آلود ہوتے ہیں، دروازوں پر دھکے کھانے والے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو وہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے

[illegible]

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی!

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

[illegible]

[illegible] قرآن پاک [illegible]

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ (انبیاء ۱۰۵)

ترجمہ [illegible]

[illegible] وصف منسوب کرنا خلاف ادب نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس آیت پر [illegible]

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ (آل عمران ۲۶)

ترجمہ [illegible] سلطنت [illegible]
چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔

[illegible] (IV ce Roys) [illegible]

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ٥ (الصفت:۱۷۳)

ترجمہ اور بیشک ہمارا ہی لشکر غالب ہے گا۔

[illegible]

خواجہ نقشبند علیہ رحمۃ کی دعا سے [illegible] تیمور کی فوج نے بخارا شہر کا محاصرہ کر [illegible] مصیبت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے لوگ ہلاک ہوئے۔ امیر بخارا نے اپنے خاص لوگوں سے ایک گروہ آپ (حضرت بہاؤ الدین نقشبند) قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا [illegible]

[illegible]

قسطنطنیہ کیسے فتح ہوا

[illegible] حضرت محمد [illegible] جب آگے گر قلعہ فتح نہ ہوا تو ہم سلطان سے ڈرنے لگے۔ میں [illegible] اجازت نہ دی۔ میں نے خیمے کا کنارہ اٹھا کر اندر جھانکا تو دیکھا [illegible] مجھے [illegible] [illegible]

دو پتھر

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد فتح ہو گئے

جب قبرص فتح ہوا

[illegible] حضرت [illegible] (میدان جہاد میں سب سے آگے مصروف قتال تھی)

کنکریوں سے حملہ

[illegible] حضرت [illegible] کے گھوڑ سوار گھوڑوں سمیت اور دوسرے سپاہی بھی ہلاک ہو گئے۔

[illegible] حضور ﷺ [illegible] اور نا بچوں کو پہنچے۔

تیس ہزار کفار کو شکست جناب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سید [illegible] [illegible] حضرت شیخ قدس سرہ [illegible] مسلمانوں [illegible] حضرت شیخ قدس سرہ [illegible] حرکات شروع [illegible] [illegible] شاہ علیہ [illegible] مسلمانوں کی جماعت [illegible] طاقت [illegible] شامل ہو گیا۔ چنانچہ [illegible] مسلمان شہید ہوئے [illegible] سب سے پہلے شخص [illegible] چنانچہ [illegible] سب سے پہلا شخص [illegible] تصدیق کی

عجیب واقعہ ایک مرتبہ افریقہ میں رنگیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی [illegible] حضرت شعیب ابو مدین المغربی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر [illegible] کی طرف نکل [illegible] آپ کے ساتھ [illegible] بیٹھ گئے۔ اچانک آپ کے سامنے [illegible] کے حرکات کرتے ہوئے [illegible] شروع کر دیے۔ [illegible] حضرت سے [illegible] فرمانے لگے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] مسلمانوں کی مدد [illegible] حضرت نے ہاتھ پاؤں [illegible] کر دونوں کی فوج کے درمیان شیخ [illegible] آپ [illegible] اس [illegible] آپ کا تصرف [illegible] ہوتے تھے

فتح بیت المقدس کی تحریری پیشگوئی [illegible] حضرت ابوالفضل [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] تفسیر [illegible] بیت المقدس [illegible] پیشگوئی فرمائی تھی کہ بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھوں [illegible] فتح ہوگا۔ چنانچہ [illegible] قدس سرہ [illegible] رنگیوں کو [illegible]

[illegible] تصرفات [illegible] (جس میں [illegible] فتح [illegible] شکست فتح میں تبدیل ہوتی رہی ہے) [illegible] ذیل میں [illegible] چند [illegible] واقعات [illegible] [illegible] تصرفات [illegible] واقعات [illegible] رکھتی ہیں۔

دعا سے حکومت مل گئی [illegible] حضرت محمد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] برکات [illegible] [illegible] حضرت قدس [illegible] آپ [illegible] [illegible] مکہ معظمہ کا [illegible] مکہ معظمہ کا شاہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] چنانچہ دعا کی قبولیت کا ظہور بھی ہو گیا۔ [illegible]

والی معزول حضرت [illegible] جعفری علیہ الرحمۃ [illegible] آپ [illegible] تشریف لے [illegible] سواری [illegible] [illegible] چنانچہ اچانک نائب السلطنت کی طرف سے [illegible] جگہ اسی کے بھائی [illegible] (شیخ موصوف علیہ الرحمۃ [illegible] صدی کے آخر میں واصل بحق ہوئے)

مغلوں کا حملہ علاؤ الدین خلجی کے دور میں مغلوں نے حملہ کیا [illegible] بادشاہ [illegible] کا مقابلہ [illegible] شاہی لشکر پر حملہ کر کے بہت سوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔ علاؤ الدین خلجی کے [illegible] حضرت [illegible] قدس سرہ سے مدد طلب

[illegible]

غیاث الدین تغلق کا انجام [illegible] حضرت [illegible] محبوب [illegible] [illegible] سلطان قطب [illegible] [illegible] نے ایک تیز رفتار سوار کے ذریعے کہلا بھیجا کہ میرے دہلی پہنچنے سے پہلے ہی آپ غیاث پور سے نکل جائیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور یہ قطعہ پڑھا

قصد کام ہوئے کشتن ما است
دل مظلوم ما ہوئے خدا است
[illegible] [illegible] تا بجا چہ کند
[illegible] [illegible] تا خدا چہ کند

جب حضرت محبوب الٰہی کو اس کے مرنے کی خبر پہنچی تو فرمایا

[illegible]
[illegible]

[illegible]

من عادی لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب

[illegible]

فیروز شاہ تغلق کا کمال [illegible] [illegible] [illegible] احترام کے ساتھ حاضر خدمت ہوا۔

[illegible]

[illegible] (جو شاہ کمال الدین کے نام سے مشہور ہے)

[illegible] "[illegible] بکمال"

[illegible]

بوعلی شرف قلندر کا نامہ مبارک [illegible] [illegible]

[illegible] عشق [illegible]
قوائے ظاہرہ و [illegible] نظام عالم را [illegible] سازد

[illegible] کائنات

پر حکمران ہو جاتی ہے" (شرح اسرار خودی از پروفیسر یوسف سلیم چشتی)

اقبال نے جس واقعے کو نظم [illegible]

تھی۔ مرے بیچارہ گورنر کی شان کو ٹھیس [illegible]

[illegible]

صورت [illegible]

حکومت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: دہلی کے کوتوال (علاؤالدین خلجی) کو معلوم ہو کر خواجہ [illegible]

ہے، ایک درویش کو رنج پہنچایا ہے، جس کی وجہ سے عرش الٰہی [illegible]

گیر، ورنہ تیری جگہ کسی دوسرے کو دہلی کا کوتوال (یعنی بادشاہ) [illegible]

علامہ اقبال نے آخری جملے کا ترجمہ شعر میں یوں کیا ہے

باز گیر ایں عامل بد گوہرے
ورنہ بخشم ملک تو با دیگرے

یعنی اس بدبخت گورنر کو معزول کر دے ورنہ تیرا ملک کسی اور کو دے دوں گا۔

اس نامۂ مبارک کا اثر علاؤالدین خلجی پر کیا ہوا؟ اقبال فرماتے ہیں

[illegible]
لرزہ ہا اندر تن والا شاہ
پیکرش [illegible] آلام گشت
زرد مثل آفتاب شام گشت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] تحقیق [illegible]

صرف اسی مضمون پر غور [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] جو تیسی دو ورود کار باتوں کو اس سے منسوب کر

[illegible] اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک متوارث

[illegible] نظریات کے نام سے پیش کیا ہے۔

منصب نبوت اور مقام حدیث

قسط: 4

(قرآن کریم کی روشنی میں)

محمد صدیق ضیاء

رسالت عالمگیر اور اطاعت حیثیت ابدی ہے

انسانوں کے لئے اللہ کی ہدایت کے دو ذریعے ہیں ایک اللہ کا قرآن اور دوسرا اللہ کا رسول (ﷺ) [illegible] قرآن [illegible] واسطے میں فرمایا کہ سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت ونصیحت کی کتاب ہے۔ارشاد ہوتا ہے!

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس (بقرہ:۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا (جو) لوگوں کے لئے ہدایت ہے

ان ھو الا ذکر للعلمین [illegible]

ترجمہ: [illegible] نہیں ہے مگر نصیحت سب جہانوں کے لئے

تو جس طرح [illegible] قرآن [illegible] سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت ونصیحت بنا ہے اسی طرح اپنے رسول کریم ﷺ کو بھی [illegible] مبعوث فرمایا ہے سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لئے رسول بشیر ونذیر اور رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وارسلنک للناس رسولاً (النساء:۷۹)

ترجمہ: اور بھیجا ہم نے آپ کو (اے محبوب) سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر

قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا [illegible]

ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (کنزالایمان)

وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (سبا ۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (کنزالایمان)

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیراً

(الفرقان)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان [illegible]

واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ (الانعام:۱۹)

ترجمہ: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔ (کنزالایمان)

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔

ان آیات مقدسہ سے معلوم ہوا جیسے قرآن سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت ونصیحت بن کر آیا اسی طرح اللہ کے پیارے رسول ﷺ بھی سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لئے رسول، بشیر، نذیر اور رحمت بن کر تشریف لائے۔حضور ﷺ کی رسالت نہ کسی زمانہ سے مخصوص ہے اور نہ کسی قوم سے بلکہ آپ کی رسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ادا کیا جا رہے گا۔

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] ﷺ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مخاطب [illegible]

[illegible]

امت میں تشریف لانے کے باوجود سب انسانوں اور تمام زمانوں کے

[illegible]

[illegible] جس طرح قرآن آج بھی [illegible] لوگوں کی ہدایت اور

رہنمائی کا دستور ہے اسی طرح رسول کریم ﷺ بھی آج [illegible]

سب لوگوں کے رسول ہادی اور رہبر ہیں۔ جیسے آپ کی رسالت [illegible]

ابدی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اطاعت [illegible] حیثیت حاصل

ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت آج بھی اسی طرح واجب ہے جیسے

پہلے تھی [illegible] آپ ﷺ کی اطاعت [illegible]

چونکہ اطاعت [illegible]

داعی الی اللہ ہیں

حضور اکرم ﷺ داعی الی اللہ ہیں اور آپ ﷺ کی دعوت

[illegible]

یا ایہا النبی [illegible] شاہدا [illegible] وداعیا الی اللہ [illegible]

[illegible]

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ کی دعوت [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ کی طرف [illegible]

[illegible]

صورت بھی روا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو "داعیاً الی اللہ" کا لقب دینے کے بعد فرمایا ہم نے اسے "سراجاً منیرا" یعنی چمکا دینے والا آفتاب بھی بنایا ہے۔ مطلب یہ کہ حضور ﷺ صرف لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دینے والے ہی نہیں [illegible] آپ کی مبارک احادیث میں مضمر ہے [illegible] احادیث مبارکہ کو حجت [illegible] ان پر عمل پیرا ہونے والا ضرور چمک جاتا ہے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

یہی نہیں بلکہ [illegible] ارشاد ہوتا ہے

یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال۔۲۴)

ترجمہ: [illegible] رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی (کنز الایمان)

یعنی مومن کسی حال میں بھی ہو جب بھی اسے اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بلائے وہ بلانا بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ اس آیہ مبارکہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے حضور [illegible] دعوت بھی وصول ہو جائے تسلیم کرنا فرض ہے بلکہ "اذا دعاکم لما یحییکم" سے تو واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی [illegible] زندگی [illegible] (حدیث) وقبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر [illegible] کوئی صاحب عقل وفہم انسان جبکہ وہ مسلمان بھی ہو، احادیث مبارکہ جو سراسر دعوت الی اللہ ہیں، کی استجابت وقبولیت کے فرض ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ دوسرے لفظوں میں سنت کی حجیت سے انکار ممکن نہیں۔ البتہ جو شخص مسلمان ہی نہ [illegible] ہیں اور یہ فائدہ "یا ایھا الذین امنو" سے حاصل ہوا۔

اتباع مصطفی ﷺ اور محبوبیت خدا

اطاعت سے مراد ہے حکم ماننا اور اتباع سے مراد ہے پیروی کرنا یعنی پیچھے پیچھے چلنا۔ [illegible] اس کی اتباع کرتے رہو ہدایت پر رہو گے۔ فرمایا

فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون (الاعراف ۱۵۸)

ترجمہ: [illegible] اللہ پر اور اس کے کلام پر اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اتباع رسول ﷺ کا حکم دیا ہے اور [illegible] ﷺ کی اتباع سے محروم لوگ ہدایت سے بھی محروم رہتے ہیں۔

اور جن لوگوں کو رسول ﷺ کی ذات گرامی میں شبہ ہے اور وہ [illegible] اس آیہ کریمہ کو دیکھیں کہ یہاں رسول سے کون مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ورسولہ النبی الامی" یعنی رسول جو نبی امی ہے۔ کیا ان کے [illegible] رسول کی ایک اور نشانی ملاحظہ فرمایا!

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عند

[illegible]

[illegible]

گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

قرآن مجید نے یہاں رسول کی ایک تو وہی نشانی بتائی کہ وہ "نبی امی" ہے اور دوسری نشانی یہ بتائی کہ اس کا ذکر توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے۔ تو کیا کسی کے مرزا صاحب یا انجمن کا ذکر توریت و انجیل میں بھی ہے۔

یہاں رسول اور نبی امی سے مراد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہے اور انہی کا ذکر توریت شریف اور انجیل مقدس میں موجود ہے اور اتباع رسول سے مراد رسول عربی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اتباع سے مراد ہے اور انہی کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

اتباع سے مراد ظاہری اور باطنی دونوں طرح اتباع ہے۔ باطنی اتباع تو عقائد و نظریات میں پیروی ہے اور ظاہری اتباع یہ ہے کہ بندے کا [illegible]

[illegible]

نہیں بلکہ نفاق ہے۔ منافقین نے بغیر محبت کے اتباع کی جو کہ اقرار بالی اور [illegible]

[illegible]

محبت سے سرشار ہو کر آپ کی اتباع کی جائے۔ اور صورت و سیرت اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

محبوبیت عطا فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو، فرمایا

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله (آل عمران ۳)

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری [illegible]

یہاں ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اتباع رسول ﷺ کے بغیر [illegible]

[illegible]

خدا کی تمکین محبوبیت خدا بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کیسا کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو میرے محبوب کی اتباع کرے گا تو نہ صرف یہ کہ اسے مجھ سے محبت حاصل ہو گی میں (اللہ) خود اس سے محبت کرنے لگ جاؤں گا۔ یعنی وہ تو میرا صرف محب بننا چاہتا تھا اور میں اسے اپنا محبوب بنا [illegible] ﷺ [illegible] کرے۔ اتباع رسول کے صدقے میں خود اس سے محبت کروں گا اور اپنا محبوب بنالوں گا۔

یہاں لفظ "قل" میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے مخاطب ہے اور "فاتبعونی" میں شاکر رسول اپنی امت سے مخاطب ہے یہ امر کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں "تم میری اتباع کرو" لہٰذا آپ کریمہ میں [illegible] "فاتبعوہ" [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہوئی

یہ آیت تا قیام قیامت رب تعالیٰ کے وعدہ محبت و محبوبیت کا [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محبوبیت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] ﷺ [illegible] توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول فرما کر اپنی محبوبیت سے سرفراز فرما دے۔

☆ ☆ ☆

حیات انبیاء کرام علیہم السلام

انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی زندگی

حضور ﷺ شہید ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] يا عائشة [illegible] الطعام الذي أكلت بخيبر فهذا أوان وجدت انقطاع [illegible] من ذلك السم

(بخاری شریف کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ پارہ نمبر ۱۸ عربی صفحہ نمبر ۶۳۷ جلد نمبر ۲، فتح الباری نمبر ۸ ص ۱۰۷، دلائل النبوۃ بیہقی نمبر ۷ ص ۱۷۲، مسند امام احمد نمبر ۶ ص ۱۸، مستدرک حاکم نمبر ۳ ص ۵۸ وغیرہ)

یعنی جناب رسول اللہ ﷺ آخری مرض میں ارشاد [illegible] اس کھانے [illegible] جو میں نے خیبر میں کھایا تھا ہمیشہ اس کی تکلیف محسوس [illegible]

[illegible]

[illegible] وہ شہید ہوئے [illegible] آپ ﷺ کو ظاہری طور پر بھی [illegible] مرتبہ عطا فرمانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے آپ کے آخری وقت میں اسی زہر کا [illegible] آپ کے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق آ[illegible] شریف زہر ہی سے ہوا اور آپ ظاہراً بھی مرتبہ شہادت سے سرفراز [illegible] گئے۔ جناب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں [illegible] رسول اللہ ﷺ شہیدا (طبقات ابن سعد نمبر ۲ ص ۲۰۳)

یعنی جناب رسول اللہ ﷺ [illegible]

جناب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے [illegible] کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ جناب رسول کریم علیہ [illegible]

[illegible] کی وفات پائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے [illegible] کو جمع فرما دیا (مسند احمد جلد ۱ ص ۴۰۸، دلائل النبوۃ بیہقی جلد ۷ ص ۱۲۷، طبرانی کبیر جلد ۱۰ ص ۱۳۳، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۵۸، طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۲۰۱، مسند ابو یعلیٰ جلد ۹ ص ۱۳۲ وغیرہ) امام تقی الدین سبکی بھی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے نبوت اور شہادت کو جمع فرما دیا ہے اور شہداء کے لئے حیات ثابت ہے (شفاء السقام صفحہ ۱۹۰)

محدث ترمذی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ (صرف شہید ہی نہیں بلکہ) پوری کائنات کے شہیدوں کے سردار ہیں (نوادر الاصول ص ۲۳۰) نیز آپ فرماتے ہیں کہ ولی سے شہید کا درجہ زیادہ ہوتا ہے اور شہید سے صدیق کا درجہ زیادہ اور صدیق سے نبی کا درجہ زیادہ (اور انبیاء کرام سے جناب رسول اللہ ﷺ کا درجہ زیادہ) لہٰذا ولی سے شہید کی حیات اعلیٰ اور شہید سے صدیق کی حیات اعلیٰ اور صدیق سے نبی کی حیات اعلیٰ (اور تمام) انبیاء کرام سے جناب حبیب خدا ﷺ کی حیات افضل و اعلیٰ اور اکمل [illegible]

[illegible]

[illegible] تب انبیاء کرام کی حیات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اور یہ شہید کی حیات سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے اور [illegible] ﷺ کی حیات مقدسہ تو انبیاء کرام سے بھی افضل [illegible] ص ۳۸) [illegible] فرماتے ہیں۔ جب شہداء کے لئے حیات برزخیہ ثابت ہے تو جان سے

[illegible]
کرام کی حیات برزخیہ کے متعلق صریح اور صحیح احادیث مقدسہ موجود ہیں
(مقالات علامہ وجری ص ۲۷۷) مفسر قرآن محشی جلالین علامہ صاوی بھی
[illegible]

شاہ ولی اللہ کے استاد جناب نجم الدین الغیطی فرماتے ہیں،
بے شک انبیاء کرام بھی شہداء عظام کی طرح اپنی قبروں میں زندہ ہوتے
[illegible]
ہیں اور حج بھی کرتے ہیں (المعراج الکبیر ص ۶۷)

علامہ مناوی مصری فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ
[illegible]

۱۸۲) علامہ محمد قاسم جسوس فرماتے ہیں، انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ
[illegible]
(شرح مسلم جلد ۱ ص ۹۳)

امام سبکی تحریر فرماتے ہیں، انبیاء کرام کی ارواح ایک دفعہ قبض
[illegible]
(۱۹۸

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں۔ ان اکابر علماء
[illegible]

ثابت کی جائے چنانچہ علماء کرام کی حیات [illegible]
ہے (ہر لحاظ سے) افضل، اکمل اور اتم ہے [illegible]

مفسر قرآن علامہ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہداء
کے حق میں فرماتا ہے "بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں"۔ شاید اس سے
[illegible]
اور اس کے ثبوت کے لئے حدیث شریف "رجعنا من الجهاد الاصغر
الی الجهاد الاکبر" ہی کافی ہے۔ (تذکرۃ الموتی والقبور ص ۳۱)
[illegible]
سے اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (سبل الهدی والرشاد جلد ۱۲ ص ۳۶۲)
معاندین کے امام ابن حجر عانی، ان کے معتقد مولانا انور شاہ کاشمیری

سمجھتے ہیں [illegible] حیات [illegible]
[illegible] صفات و طاقت حاصل ہوں [illegible]
جلد ۳ ص ۲۱۵

اور حیات کی تعریف میں مشہور مفسر قرآن علامہ آلوسی [illegible] مفسر قرآن [illegible] قاضی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں حیات ایک ایسی صفت کا نام ہے جس میں [illegible] قدرت [illegible] وغیرہ کی صفات حاصل ہوں (تفسیر روح المعانی جلد ۵ ص ۵، تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۸)

[illegible] فرماتے ہیں [illegible] جو [illegible] شہید [illegible] کے متعلق [illegible] اپنے رب کی بارگاہ سے رزق بھی [illegible] تو جب شہید کے متعلق یہ بات ثابت ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے [illegible] ثابت ہوگا [illegible]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں انبیاء [illegible] علیہم الصلوۃ [illegible] حیات برزخیہ [illegible] کے متعلق [illegible] مسئلہ میں [illegible] اختلاف نہیں ہے۔ انبیاء [illegible] حیات برزخیہ شہداء [illegible] کی حیات سے کامل تر [illegible] معنوی [illegible] حیات برزخیہ حسی [illegible] (مسلک [illegible] جلد ۱ ص [illegible])

آپ ﷺ کی حقیقی زندگی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی ہیں [illegible] امت کے [illegible] شہداء کی [illegible] تاویل [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں انبیاء [illegible] حیات برزخیہ شہداء [illegible] کی زندگی سے افضل [illegible] اعلیٰ [illegible] شہداء کی حیات برزخیہ کے متعلق تو قرآن مجید میں موجود ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء (بقرہ ۱۵۴) ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء (آل عمران ۱۶۹) کہ وہ زندہ ہیں اور [illegible] رزق بھی [illegible] حیات جسم کے ساتھ ہے تو پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات برزخیہ جسم کے ساتھ کیوں نہ ہوگی (نقل [illegible] جلد ۳ ص ۲۳۸)

نیز ارشاد خداوندی ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ (زمر ۶۸) یعنی اور صور پھونکا جائیگا تو آسمانوں اور زمین والے سب کے سب بیہوش ہو کر رہ جائیں گے. ہاں مگر جسے اللہ چاہے وہ بیہوش نہیں ہوگا)۔ [illegible] فرماتے

[illegible] شہداء [illegible] (تفسیر [illegible] جلد ۳ ص ۲۰) [illegible] حیات [illegible] انبیاء [illegible] قوت [illegible] (بخاری جلد ۱ ص ۲۳۵ [illegible] مسلم جلد ۲ ص ۲۹۷ [illegible] جلد ۲ ص ۲۴۳ [illegible] مصنف [illegible] بیہقی جلد ۱ ص ۵۲۰ [illegible] جلد ۵ ص ۹۰ [illegible]) [illegible] حدیث [illegible] انبیاء [illegible] شہداء [illegible] حیات برزخیہ [illegible]

[illegible] قیامت [illegible] حسن [illegible] جلد [illegible] ص ۹۵۹ [illegible] زندگی [illegible] انبیاء [illegible] شہداء [illegible] آپ ﷺ [illegible] (بخاری جلد ۱ ص [illegible] مسلم جلد ۲ ص ۲۲۵ [illegible] جلد ۱ ص ۲۹۲ [illegible] ص ۳۱۹ [illegible] جلد ۲ ص ۲۳۵ [illegible] بیہقی جلد ۱ ص [illegible]) الوفات جلد ۱ ص ۱۷۵ اور الاصول ص ۲۶۳ وغیرہ میں ہے کہ بھی قیامت [illegible] آپ ﷺ [illegible] کائنات کے [illegible] شہداء [illegible] افضل [illegible] کوئی بھی اور کوئی بھی [illegible] پائی جائے وہ آپ ﷺ میں [illegible] تو پھر تو آپ [illegible] شان اور مقام میں اس سے کیسے افضل قرار [illegible] گے۔ جبکہ یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت [illegible]

☆ ☆ ☆

واقعہ معراج شریف

احادیث کی روشنی میں

[illegible]

[illegible]

[illegible] متعلقہ معجزہ معراج کا خلاصہ دیا جا رہا ہے مگر واقعہ [illegible] [illegible] ان کا ذکر نہیں کیا گیا، بلکہ جو درج ہیں، کوشش کی گئی ہے کہ ان میں سے بعض کو نقل کرتے [illegible] پائے۔ قرآن پاک کی آیات بینات جن کا تعلق واقعہ معراج سے ہے، کسی اگلی صحبت میں انشاء اللہ پیش کی جائیں [illegible]

بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل [illegible]

[illegible]

[illegible] بیت المقدس [illegible]

براق [illegible] پست مقام آتا تو اس کے ہاتھ لمبے اور پاؤں چھوٹے ہو جاتے۔ اور اونچائی [illegible] بالکل ہموار رہے) (طبرانی)

حاکم و ترمذی کی ایک روایت کے مطابق اس کا قد لمبا ہے اور رنگ سفید۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں زین اور لگام کا اہتمام بھی تھا۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں "اس کی رانوں میں دو پر تھے اور [illegible]

[illegible] تو اس نے شوخی کی اور اپنے ہاتھ پیر مارنے لگا۔ جبریل امین علیہ السلام نے اس کی ایال پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ براق تجھے شوخی کرتے [illegible]

[illegible]

بیت المقدس تک۔ طبرانی اور بیہقی کی روایت کے مطابق حضور [illegible] نزدیک اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت بیت اللحم میں۔

مسلم شریف کی روایت میں حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا قبر میں وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر کی روایت کے مطابق حضور نبی [illegible] میں نے دریافت کیا، جبریل! یہ کون ہیں؟ بولے، آپ کے بھائی عیسیٰ علیہ السلام۔

پھر ہم چلے تو ایک آواز سنی جس سے عتاب محسوس ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس آئے۔ انہوں نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا، یہ تمہارے ساتھ کون ہیں جبریل بولے، یہ آپ کے بھائی ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے رب سے؟ میں نے پوچھا اپنے رب سے؟ جبریل بولے، حق تعالیٰ

[illegible]

[illegible] تو میں نے چراغ اور روشنی دیکھی۔ پوچھا

[illegible] آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے اس

[illegible] انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور برکت کی

[illegible]

ابن جریر اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ [illegible]

[illegible] جبریل علیہ السلام نے

[illegible] حضور بھی چلئے۔ چنانچہ [illegible]

آپ چلے۔ یکایک راستے کے ایک طرف کوئی آواز دے رہا تھا کہ حضور

تشریف لایئے۔ جبریل علیہ السلام نے پھر چلنے کی درخواست کی۔ سو مقاصد

کا حصول تھا، چلے۔ اچانک ایک اور مخلوق آپ سے ملی اور بولی السلام

علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا

حاشر [illegible]

[illegible]

کی انھیں سلام کا جواب دیجئے۔ آپ بھی ہر سلام کا برابر جواب دیتے رہے۔

اس روایت کے آخر میں حضرت جبریل علیہ السلام نے وضاحت کی

کہ راستے کے کنارے پر ملنے والی بڑھیا در اصل دنیا تھی اور سلام کرنے

والے حضرت [illegible] تھے۔

بیت المقدس میں تشریف آوری

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

معراج کی رات جبریل علیہ السلام [illegible] بیت المقدس میں

ہے اور انہوں نے اپنی انگلی رکھ کر اس میں سوراخ کر دیا پھر براق کو اسی

کے ساتھ باندھ دیا۔

امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے طویل

روایت نقل فرمائی جس کے آخر میں حضور ﷺ فرماتے ہیں

"میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو وہاں میرے
لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام جمع کئے گئے تھے۔
جبریل [illegible]

[illegible] کی۔

انبیاء [illegible] کے خطبات

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

جاتی ہے نیز مجھے آگ سے نجات دی کہ اسے میرے لئے ٹھنڈک اور

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام

[illegible]

نے مجھ سے کلام فرمایا مجھے فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات کا

ذریعہ بنایا

حضرت داؤد علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

دیا میرے لئے لوہے کو نرم کیا اور پہاڑوں کو مسخر وہ میرے ساتھ تسبیح کرتے

[illegible]

حضرت سلیمان علیہ السلام

[illegible]

[illegible] کہ بڑی بڑی عمارتیں، حوض اور دیگیں وغیرہ جو ایک جگہ

[illegible]

کی۔ میرے لئے شیاطین، انس و جن اور پرندوں کے لشکروں کو مسخر کیا اور

اپنے بہت سے مومن بندوں پر مجھے فوقیت بخشی مجھے ایسی سلطنت عطا فرمائی

جو میرے بعد کسی کے شایان شان نہیں نیز ایک پاکیزہ سلطنت سے نوازا کہ

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[illegible]

[illegible] بنایا۔ مجھے آدم علیہ السلام کے مشابہ بنایا کہ انہیں مٹی

سے پیدا کر کے فرمایا تو (ذی روح) ہو جا تو وہ ہو گئے۔ مجھے لکھنے،

حکمت اور تورات و انجیل کا علم دیا۔ مجھے یہ شان بخشی کہ مٹی سے پرندے کی

شکل [illegible]

تھا۔ مجھے ایسے بنایا کہ میں خدا کے اذن سے مادر زاد اندھے کو اور جذامی کو

ٹھیک اور مردے کو زندہ کروں یا تو [illegible]

اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان رجیم سے پناہ دی سو ہم پر شیطان رجیم کا کوئی

زور نہیں چلتا تھا۔

حضور رحمت عالم ﷺ کا (صدارتی) خطاب

[illegible]

طرف بشیر ونذیر بنا کر بھیجا۔ مجھ پر قرآن نازل کیا۔ میری امت بہترین امت اور لوگوں کے نفع کے لئے بنائی گئی۔ میری امت کو امت عادلہ بنایا نیز اسے [illegible] بنایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فیصلہ

یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا [illegible] محمد مصطفی ﷺ تم پر سبقت لے گئے۔

تین برتن

پھر تین برتن لائے گئے جن کے منہ بند تھے۔ پہلے پانی والے برتن سے آپ نے کچھ پیا۔ پھر دوسرے برتن سے جس میں دودھ تھا، آپ نے پیا [illegible] ہو گئے۔ تیسرے برتن میں شراب تھی مگر آپ نے منہ پھیر لیا۔

بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف

آسمان اول

بخاری و مسلم [illegible] متفق علیہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب ہم آسمان پر پہنچے تو جبریل امین نے اس کے دربان سے فرمایا دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا کون؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا کوئی آپ کے ساتھ ہے؟ فرمایا جی ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ تب دروازہ کھول دیا گیا۔

جب ہم آسمان پر پہنچے تو ایک شخص کو بیٹھے دیکھا [illegible] دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے اور بائیں طرف دیکھتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح۔ میں نے جبریل امین سے پوچھا تو بتایا یہ آدم علیہ السلام ہیں یہ لوگ ان کی اولاد [illegible] ہیں۔ دائیں سمت والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی۔ اس لئے دائیں طرف دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں۔

دوسرا آسمان

پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر آئے۔ یہاں بھی دریافت کیا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا جی ہاں۔ فرشتے نے کہا مرحبا آپ کی تشریف آوری مبارک ہو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا۔ جب آگے بڑھے تو حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام موجود تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے انہیں سلام کیا۔ ان دونوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور بولے برادر صالح اور نبی صالح مرحبا۔ (احمد، بخاری، مسلم)

تیسرا آسمان

پھر جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے تا آنکہ تیسرے آسمان پر پہنچے۔ دروازہ کھولنے کو کہا۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں دعوت دی گئی ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اور بہت ہی اچھا آنا ہو۔ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر گیا تو وہاں یوسف علیہ السلام تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا برادر صالح اور نبی صالح مرحبا۔

چوتھا آسمان

پھر جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے۔ چوتھے آسمان کے دروازے پر پہنچے تو پوچھا گیا کون؟ جواب دیا جبریل۔ پوچھا ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ کہا گیا مرحبا بہت خوب تشریف آوری ہوئی۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے (کہا) برادر صالح اور نبی صالح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مرحبا۔

پانچواں آسمان

پھر جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے تا آنکہ پانچویں آسمان پر آئے دروازہ کھلوایا۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا کیا بلائے گئے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا، خوب تشریف آوری ہے۔ میں آسمان میں گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا برادر صالح اور نبی صالح کو مرحبا۔

چھٹا آسمان

جبریل علیہ السلام اور آگے بڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان [illegible] (یہاں بھی) دریافت کیا گیا کون؟ جواب ملا جبریل۔ پوچھا ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا جی ہاں۔ کہا گیا مرحبا، کیا خوب تشریف آوری ہے۔ آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ وہ جواب دے کر بولے برادر صالح اور نبی صالح کو مرحبا۔ جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ رونے کی وجہ پوچھی تو بتایا یہ نوجوان میرے بعد مبعوث ہوئے اور میری امت سے زیادہ ان کی امت کے لوگ جنت میں جائیں گے (موسیٰ علیہ السلام کا یہ رونا حسد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اپنی امت کے محروم رہ جانے کا غم تھا)

ساتواں آسمان

اس کے بعد جبریل آگے بڑھے اور ساتویں آسمان کا دروازہ کھلوایا۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبریل۔ پوچھا ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد ﷺ۔ سوال ہوا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ بتایا

گیا جی ہاں۔ فرشتوں نے کہا "مرحبا خیر مقدم۔ آگے بڑھے تو وہاں
[illegible]
ابراہیم ؑ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا۔ حضرت
ابراہیم ؑ نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح۔
[illegible]

نہر کوثر: [illegible]
مطابق حضرت ابراہیم ؑ کی ملاقات کے بعد کا واقعہ حضور ﷺ [illegible]
[illegible]
اور زمرد کے نیچے تھے اور اس پر سبز پرندے تھے۔ میں نے جبریل [illegible]
[illegible]
سونے اور چاندی کے برتن ہیں اور یاقوت و زمرد کے کنکروں پر بہتی ہے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ میں نے وہاں کے برتنوں میں [illegible] سے زیادہ خوشبودار تھا۔

بیت المعمور: [illegible]
[illegible] آپ کی امت کا مکان ہے۔ یکایک میں نے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک جماعت کے جسم پر کاغذ کی طرح سفید [illegible] گیا کہ وہ بھی خیر پر تھے۔ ہم نماز پڑھ کر باہر آگئے۔ بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر ان کا قیامت تک نمبر نہیں آتا۔

ہشام بن عروہ کی روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا، جب مجھے آسمان لے جایا گیا تو جبریل نے اذان دی۔ فرشتوں کو خیال ہوا کہ جبریل انہیں نماز پڑھائیں گے مگر جبریل نے مجھے آگے کر دیا، میں نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ (ابن مردویہ)

سدرۃ المنتہی: حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ [illegible] بیت المعمور [illegible] کے بعد فرمایا جبریل مجھے
[illegible]
اس کی کیفیت کو کوئی شخص بھی بیان نہیں کرسکتا۔ (مسلم شریف)
[illegible]
تو یہیں تھم جاتی ہیں۔ پھر انہیں لے جایا جاتا ہے (مسلم)

حضور اکرم ﷺ سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو آپ سے کہا گیا،
[illegible]

جنت: [illegible]
[illegible] کی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے جنت کو دیکھا وہ سفید موتیوں سے بنی ہوئی ہے۔ میں نے جبریل امین سے کہا کہ لوگ مجھ سے [illegible] زمین [illegible] خالص مشک۔" (ابن مردویہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور ﷺ فرماتے ہیں "شب معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے [illegible] میں نے جبریل سے پوچھا [illegible] قرض لیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "شب معراج میری حضرت ابراہیم ؑ سے ملاقات ہوئی۔ [illegible] سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ

اکبر، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں حضور پر نور ﷺ کے چند مشاہدات کا ذکر کرکے فرماتے ہیں "پھر حضور ﷺ کا ایک وادی پر گزر ہوا، وہاں ایک پاکیزہ اور خنک ہوا اور مشک کی خوشبو آئی اور ایک آواز آئی۔ آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ بولے یہ جنت کی آواز ہے۔ وہ کہہ رہی ہے کہ یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عطا فرمایا۔ میرے بالا خانے، ریشم، سندس، استبرق، ہر قسم کا سامان، موتی، مونگے، چاندی، سونا، گلاس، طشتریاں، پیالے، شہد، پانی، دودھ اور شراب بکثرت ہو چکے ہیں۔ اب جو مجھ سے وعدہ ہے پورا فرما۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ تیرے لیے ہر مسلمان مرد و عورت مومن، مومنہ تجویز کر دی گئی ہے۔ جنت بولی، میں راضی ہو گئی۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، بیہقی)

اسی طرح (اسی روایت میں آگے ہے) پھر ایک وادی پر گزر ہوا اور ایک دہشت ناک آواز سنی اور بدبو محسوس ہوئی۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ بولے یہ جہنم کی آواز ہے کہہ رہی ہے کہ جو مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ عطا ہو، میری زنجیریں، طوق، شعلے، گرم پانی، کانٹے، پیپ اور عذاب کثیر ہو چکے ہیں۔ میری گہرائی بہت زیادہ اور گرمی از حد تیز ہو چکی ہے۔ لہذا میرا وعدہ عنایت فرما۔ ارشاد خداوندی ہوا تیرے لئے مشرک مرد و عورت اور کافر مرد و عورت، خبیث مرد و عورت اور ہر متکبر جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا تجویز کیا جا چکا ہے۔ جہنم بولی میں راضی ہو گئی (حوالہ مذکور)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے قول حضور ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دوزخ کو کیسا پایا فرمایا کھولتے ہوئے چشمے کی طرح (طبرانی، بیہقی وغیرہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور ﷺ نے شب معراج حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا "آسمان والوں میں سے جس کے پاس سے آیا سب نے مجھے مرحبا کہا اور سب مجھے دیکھ کر ہنسے سوائے ایک شخص کے، میں نے سلام کیا جواب دے کر مرحبا بھی کہا مگر مسکرایا نہیں۔ جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ۔ جس روز سے دوزخ پیدا کی گئی ہے یہ ہنسا نہیں ہے۔ یہ کسی کو دیکھ کر بھی ہنسے ہوتے تو آپ کو دیکھ کر بھی ضرور ہنستے۔

غیبت کرنے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ معراج بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نظر دوزخ پر پڑی تو ایک جماعت مردار کھا رہی تھی۔ جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو بولے یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)

ظالم پھر آپ ﷺ نے ایک سرخ رنگ بہت زیادہ نیلی آنکھوں کے شخص کو دیکھا، جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا تو بولے یہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا ہے۔

حرام کے عادی حضرت ابو سعید خدری کی روایت میں حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام سے اپنی ملاقات کا ذکر کرکے فرمایا میں ذرا آگے چلا تو بہت سے دسترخوانوں پر میں نے پکا ہوا گوشت دیکھا مگر کوئی اس کے پاس نہیں تھا، اس کے بعد ایسے دسترخوانوں کو دیکھا جن پر سڑا ہوا بدبودار گوشت تھا اور بہت سے آدمی کھا رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ بولے آپ کی امت کے وہ لوگ جو حلال چھوڑ کر حرام اختیار کرتے ہیں۔

سود خور ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے۔ جب بھی ان میں سے کوئی کھڑا ہوتا، لوٹ کر گر پڑتا اور کہتا اے اللہ قیامت قائم نہ کر۔ اور وہ فرعونیوں کے راستے پڑے تھے۔ مختلف قومیں آتیں انہیں روند جاتیں، میں نے دیکھا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ بولے یہ آپ کی امت کے سود خور ہیں

یتیموں کا مال کھانے والے اور آگے بڑھا تو ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے۔ وہ منہ کھول کر اس میں پتھر ڈالتے تھے مگر وہ نیچے سے نکل جاتے تھے۔ میں نے سنا وہ حق تعالیٰ کے حضور آہ و زاری کر رہے تھے۔ جبرئیل سے پوچھنے پر یہ بتایا آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ وہ پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں (اللہ تعالیٰ نے پہلے قرآن میں فرما دیا تھا) اور عنقریب جلا دینے والی آگ میں ہوں گے۔

زانی عورتیں اس کے بعد میں اور آگے بڑھا تو کچھ عورتیں اپنے پستانوں سے لٹک رہی تھیں، اور ایسی عورتیں بھی تھیں جو سر کے بل پاؤں سے لٹک رہی تھیں۔ میں نے ان کی آواز سنی یہ بھی حق تعالیٰ سے آہ و زاری کر رہی تھیں۔ جبرئیل سے پوچھنے پر بتایا آپ کی امت کی یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی ہیں اور اپنی اولاد کو قتل کرتی ہیں۔

چند مشاہدات

غیبت کرنے والے پھر میں ادھر سے گزرا تو ایسی قوم دیکھی جس کے سامنے دو طرح کا گوشت تھا، عمدہ اور دوسری طرف سڑا ہوا گوشت رکھا تھا اور ہر ایک سے کہا جاتا تھا کہ جیسے تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یہ لوگ پشت پیچھے لگائی بجھائی کرنے والے اور طعنہ زنی کرنے والے ہیں۔

(عبارت سے سابق روایت سے معلوم ہوتا ہے یہ مشاہدات پہلے آسمان پر ہوئے۔ جبکہ وہ مشاہدات ہیں جو بیت المقدس پہنچنے سے قبل ہو چکے تھے۔ ان کا بیان جریر بن ... نے کیا ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ جس میں یہ منظر دیکھنے کا ذکر ہے حضور ﷺ نے بقیہ سفر معراج کا حال یوں بیان فرمایا ہے۔

مجاہد فی سبیل اللہ آپ ﷺ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو ایک ہی دن میں کھیتی کرتے اور کاٹ لیتے تھے۔ جب وہ اسے کاٹ لیتے، پہلے کی طرح دوبارہ ہو جاتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا، بتایا یہ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں۔ اللہ انہیں ہر نیکی پر سات سو گنا بدلہ دیتا ہے۔

نماز چھوڑنے والے اس کے بعد آپ کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے جس وقت وہ کچلے جاتے، پھر سب سابق ہو جاتے تھے اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا تھا۔ حضور ﷺ نے پوچھا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو نماز سے روگردانی کرتے تھے۔

زکوٰۃ نہ دینے والے پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کی شرمگاہوں کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور مویشی اور اونٹوں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے حضور ﷺ کے استفسار پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کی حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

زانی پھر آپ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے ایک ہانڈی میں پکا ہوا گوشت رکھا ہے اور ایک ہانڈی میں کچا سڑا ہوا گوشت۔ وہ لوگ اس سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں اور پکے گوشت کو نہیں کھاتے۔ سرکار ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جواب دیا یہ آپ کے وہ امتی ہیں جو اپنی حلال و طیب بیویوں کو چھوڑ کر غیر عورتوں کے پاس رات گزارتے ہیں اور یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے حلال و طیب خاوندوں کو چھوڑ کر دوسروں کے پاس رات گزارتی ہیں۔

رہزن پھر آپ ﷺ ایک لکڑی کے پاس سے گزرے جو راستے پر تھی۔ جو کپڑا یا چیز اس کے پاس سے گزرتی اسے چیر پھاڑ دیتی تھی۔ حضور ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو راستوں پر بیٹھ کر ڈاکے ڈالتے ہیں۔

خیانت کرنے والے پھر حضور ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا جمع کر رکھا ہے اور وہ اس کو اٹھا نہیں سکتا، اس کے باوجود اور (لکڑیاں) اس پر لادی جا رہی ہیں۔ حضور ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرئیل نے بتایا یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جس کے ذمہ لوگوں کے بہت سے حقوق اور امانتیں ہیں، جن کو وہ ادا نہیں کر سکتا مگر مزید بوجھ اپنے سر اٹھاتا چلا جاتا ہے۔

گمراہ کرنے والے پھر آپ ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے جب وہ کاٹے جاتے، پھر پہلی حالت میں ہو جاتے اور لگاتار یہی ہوتا رہتا۔ حضور ﷺ نے وضاحت چاہی تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ گمراہی کے خطیب ہیں۔

یاوہ گوئی پھر آپ کا گزر ایک چھوٹے پتھر پر سے ہوا جس میں سے ایک بڑا بیل پیدا ہوتا ہے وہ بیل اس پتھر کے سوراخ میں جانا چاہتا ہے مگر جا نہیں سکتا۔ سرکار دوعالم ﷺ نے پوچھا تو جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یہ اس شخص کا حال ہے جو ایک بڑی بات منہ سے نکالتا ہے پھر اس پر شرمندہ ہوتا ہے مگر اس کی واپسی ممکن نہیں۔"

سود خوار حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج ایک شخص کو دیکھا جو ایک نہر میں ڈبکی لگا رہا تھا اور پتھر کھا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے تو کہا گیا یہ سود خور ہے (ابن مردویہ)

کامل مشاہدہ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اس کا مشاہدہ کیا (نسائی، ابن جریر، ابن مردویہ، بیہقی، امام ترمذی) امام البانی نے اسے صحیح کہا۔

قلموں کی آواز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں حضور ﷺ نے آسمانوں کی سیر کا ذکر کر کے فرمایا پھر میں ایک بلند ہموار مقام پر چڑھا دیا گیا۔ وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔

عرش پر کلمہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

﴿ لا الٰہ [illegible] ﴾

دیدار خداوندی [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] حضرت
[illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible]
اکرم ﷺ کو عطا کیا گیا۔

نوٹ: [illegible]
[illegible]
[illegible]
سے بھی قریب تر ہو گیا) کہا ہے۔

واقعہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرضیت نماز [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ
[illegible] آپ کی
امت پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہا روزانہ پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت اس پر عمل نہیں کر سکے گی اور میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کے بارے میں بہت کوشش کر چکا ہوں، لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ جا کر اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ میں گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر

میں حضرت موسیٰ ﷺ کے پاس آیا [illegible]
[illegible] اپنے رب کے پاس تخفیف کی پھر درخواست کیجئے۔ چنانچہ میں گیا [illegible] موسیٰ ﷺ کے پاس آیا [illegible] موسیٰ ﷺ [illegible] اپنے رب سے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں آتا جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے [illegible] پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں حضرت موسیٰ ﷺ کے پاس آیا اور کہا [illegible] پانچ نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ کہنے لگے آپ کی امت یہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی۔ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت زیادہ سخت کوشش کر چکا ہوں۔ لہٰذا پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ میں نے جواب دیا میں اپنے پروردگار سے درخواست کر چکا ہوں حتیٰ کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی چنانچہ میں راضی ہوں اور اس کا حکم قبول کرتا ہوں۔" (احمد، مسلم)

تصدیق صدیق [illegible] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] ﷺ کو بیت المقدس [illegible] آپ نے صبح لوگوں کے سامنے یہ واقعہ بیان کرنے لگے تو لوگ [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس [illegible] کہنے لگے آپ کو اپنے صاحب [illegible] بھی خبر ہے [illegible] مجھے بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] آپ نے یہ فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا اگر آپ نے فرمایا تو سچ فرما رہے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کیا آپ رات [illegible] بیت المقدس جانے کی تصدیق کرتے ہیں کہ صبح ہونے سے پہلے [illegible] ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک میں تو اس سے بھی زیادہ دور کی بات میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں تو [illegible] کی تصدیق آسمان کی خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں کہ وہ صبح [illegible] اسی وجہ سے آپ کو صدیق کا لقب ملا۔ [illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆

شب برأت

[illegible] سید [illegible] قادری

"شب برأت عظیم عبدیت کی رات ہے"

عبادت کرنے والوں کا مددگار ہوں

بلاشبہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ لیکن اس بلند مقام کے حصول و بقا کا ذریعہ صرف اور صرف اس کی عبدیت، بندگی ہے جو کہ تخلیق کا مقصد پیدائش سے رشتہ جوڑتی ہے

"ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر صرف عبادت کے لئے"

جو انسان اس مقصد کو سامنے رکھ کر زندگی کا سفر طے کرتا ہے، وہ شرف و فضل کی بلندی پاتا ہے۔ وہ خالق حقیقی کا ایک محبوب و مقرب بن جاتا ہے۔ آخرت کے تمام مراحل سے گزرنے میں اس پر خالق کا پیار اور خصوصی توجہ کا سبب اس کو بنا دیا گیا۔

"ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے مددگار ہوں گے"

اعتراف عبدیت کا ذریعہ تو وہ کلمہ طیبہ ہے جس کا اعلان کرتے ہوئے مسلمان کہتا ہے اور دل سے اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے، اس بات کا عہد کر لیتا ہے کہ وہ زندگی کے کسی شعبہ میں اپنے خالق کے سوا کسی کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرے گا اور اس کا کوئی قول و عمل خالق حقیقی کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا کیونکہ وہ صرف اسی کا بندہ ہے اور تقاضائے عبدیت یہ ہے کہ اس عہد کو پورا کیا جائے۔ مزید وہ یہ عہد کرتا ہے کہ زندگی کا ہر حصہ وہ اس طریقہ پر گزارے گا جو اس کو معلم کامل نبی کریم ﷺ نے سکھایا، کیونکہ صرف وہی بے عبد کامل ہیں جن کی زندگی ہر شخص اور ہر عہد کے لئے نمونہ بنا دی گئی

"بے شک تمہارے لئے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"

یہی وہ بات ہے جو شرف [illegible] کے لئے رسول ﷺ نے [illegible] کی [illegible] ہے

[illegible] عبدیت کے [illegible] عبدیت [illegible] زندگی [illegible] عبادت [illegible] عبدیت [illegible] عبدیت [illegible] ہیں [illegible] عبدیت [illegible] کو [illegible] عبدیت [illegible] ہے [illegible] عبدیت کا [illegible] شعبان المعظم کی پندرھویں شب ہے جو [illegible] شب [illegible] کرتے ہیں [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

یہ شعبان کی چودھویں شب ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور تمام گنہگاروں کو سوائے مشرک اور کینہ پرور کے بخش دیتا ہے۔

کی ہے حضرت ... فرماتے ہیں کہ
شب قدر کے بعد اس رات کا مرتبہ قرآن سے افضل ہے جو شخص اس رات گناہوں سے تائب ہوئے اور توبہ کی، رات ہے مغفرت بخشش کی رات ہے۔ نیکیوں اور برائیوں کا حساب لگانے کی رات ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب جسے شب برات کہا جاتا ہے یعنی گناہوں اور جہنم کی آگ سے چھٹکارے کی رات ہے یہ رات ہمیں اعتراف عبدیت کی دعوت دیتی ہے اور جو بندے اس دعوت کو قبول کریں اور رات اظہار عبدیت میں گزاریں اور بقیہ زندگی حق عبدیت ادا کرنے کا عزم کریں، تو خدا اپنے وعدے کے مطابق دنیا و آخرت کی زندگی میں ان کا مددگار ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

> شعبان کی پندرھویں شب میں عبادت کرو اور صبح کو روزہ رکھو، اللہ تعالیٰ اس رات سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور بندوں کو اس طرح مخاطب کرتا ہے، ہے کوئی گناہوں کی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کر دوں، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا بندہ کہ اسے رزق دوں، ہے کوئی بیماری سے نجات مانگنے والا بندہ کہ میں اسے صحت و عافیت دوں، یہ صدا صبح صادق طلوع ہونے تک جاری رہتی ہے۔

پس معبود حقیقی کی اس دعوت کو جو بندے قبول کرتے ہیں اور عبدیت میں مصروف ہو جاتے ہیں اپنی نیند اور آرام قربان کر کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں یقیناً ان پر رحمت باری کا نزول ہوتا ہے لیکن جو اعتراف عبدیت کے بجائے اس قدر لاپرواہ اور سست ہو جائیں کہ کسی طرف سے ملنے والی دعوت کی پرواہ کیے بغیر اس شب کو حسب معمول سو کر عیش و عشرت میں گزار دیں یا اس کی عظمت کو پامال کریں، اور آتش بازی سے پامال کرنے کے مرتکب ہوں، تو وہ بڑے مجرم ہیں وہ خدا کے غضب کا شکار ہوں گے، کبھی انہیں سیلاب و طوفان کے ذریعے برباد کیا جاتا ہے، کبھی ان کی زمین بنجر ہو جاتی ہے، کبھی زلزلوں سے ان کی آبادیوں کو اجاڑ دیا جاتا ہے، اور وہ عسرت و تنگدستی میں مبتلا ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ ان کی عادات و اطوار بھی تبدیل ہونے لگتے ہیں وہ

ساری قوم ... ہو جاتے ہیں چونکہ ان جیسی خصلتوں کو پسند کرنے لگتے ہیں، جو صفت ... اپنی شان و عظمت و وقار جیسی دولتوں سب سے محروم ہو جاتے ہیں، وہ اس قدر پریشان و تباہ ہوتے ہیں کہ اپنی پریشانی کے اسباب تلاش کرنا چاہتے ہیں لیکن نہیں کر پاتے، وہ بربادی کے جال سے نکلنا چاہتے ہیں لیکن نہیں نکل پاتے ... ہے ہمارے ... عبدیت کی طرف توجہ ... آج موقع ہے کہ ہم اپنی حالت پر غور کریں، کیا وجہ ہے کہ ہمیں مال و متاع اور قیمتی ... جیسی اصلی شرافت، عزت و وقار سے ہم محروم ہیں، جسمانی و روحانی قوت ہمارے پاس نہیں، ہماری عزت و آبرو کو تحفظ نہیں، ہماری عورتوں کی عصمت کو ہر وقت خطرہ لاحق ہے، کیا وجہ ہے کہ ہمیں ہر ایک کی زبان پر بے چینی اضطراب اور پریشانی کا شکوہ ہے، ہمارے چہروں پر ہوائیاں اڑتی رہتی ہیں، ہم نے کلب تو آباد کر لیے، ہماری مسجدیں ویران ہیں یہ سب کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے ضرور ہمارا اظہار عبدیت کا احساس مٹ گیا ہے، ہمیں اسی میں مغفرت چاہنے کے لیے پکارا گیا، رزق مانگنے کی دعوت دی گئی، صحت و تندرستی مانگنے کے لیے پکارا گیا لیکن ہم نے کہاں سنی ہم سوتے ہی رہے ہم عیاشی کرتے رہے، ہم غفلت برتتے رہے، خدا نے رحیم و کریم ہے کہ اپنا کرم کیا، زندگی میں ایک مرتبہ پھر موقع نصیب ہوا ہے، شب برات آئی ہے پھر پکارا جا رہا ہے، دعوت دی جا رہی ہے، آج بھی ہم اس شب برات کو غنیمت جان کر اس کا استقبال کریں، اپنی نیندیں قربان کریں، گناہ چاہے کتنے ہی ہوں ہم لاچار و مجبور بے سہارا و پشیمان بندوں کی طرح اپنے معبود حقیقی کے دربار میں حاضر ہوں، رو رو کر خوب روئیں، دعائیں خوب مانگیں، اپنے گناہوں کی کثرت کا احساس نہ کر، اس کی رحمت کا سہارا لے کر مانگیں، تو ملے گا یقیناً ملے گا۔ اس کے خزانے میں کمی نہیں، اس کو اپنے بندوں کی بخشش پسند ہے، اس کے یہاں بندوں کے آنسوؤں کی بہت قدر ہے، دیکھیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوشخبری سناتے ہیں:

> "مجھے جبریل علیہ السلام نے یہ خوشخبری دی ہے، یہ شعبان کی پندرھویں شب ہے، اس میں اللہ تعالیٰ قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر بھی گناہ کرنے والے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔"

اس مبارک شب میں دربار الٰہی میں حاضری صرف ظاہری نہ

ہو اس طرح کی صرف مسلمان ہی روش رہ جائے دل میں کسی اور طرح کی تفریق یہ ہے کے احساسات ہوں اور یہ نہیں بلکہ اس تمام جذبہ کے ساتھ اور یک قلب متحد ہو عمل کا عزم ہو جائے کہ ہر سو جو اس شب کے نماز سے پہلے ہی سود خوری سے توبہ کر لے، رشوت خور رشوت خوری سے، زانی زنا سے، شرابی شراب سے، چیزوں میں ملاوٹ کرنے والا ملاوٹ سے، والدین اور دیگر عزیز و احباب کا حق مارنے والا حق تلفی سے، ہر بد عمل اپنی بد عملی سے توبہ کرے اور حسد، کینہ اور بغض سے صاف کرے، پھر چودہ شعبان کا سورج غروب ہوتے ہی ندا آتی ہے،

"ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کو بخش دوں"

تو بندہ عرض کرے مولا میں حاضر ہوں، اپنے ظاہری و باطنی گناہوں سے توبہ کر کے آیا ہوں، شرمندہ آیا ہوں، پشیمان آیا ہوں مولا میرے گناہ معاف کر دے، ہمیشہ کے لئے برائیوں سے بچائے، اپنا بنا لے یہ ہو اور کہ بندے کا یہ انداز رب کو بہت پسند آتا ہے معافی تو ہے چھٹکارا ملتا ہے، نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کو گناہ گار بندے کی اس آواز سے کوئی آواز پیاری نہیں جو وہ گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے لیے نکالتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

"جب بندے کے ہونٹ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بندے پر لطف و کرم کرتے ہوئے فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں"

بہرحال اگر ہم اس شب برات پر اپنی بدکرداری سے تائب ہو کر دربار الٰہی میں حاضر ہو جائیں تو یہ صرف انفرادی فائدہ کا ہی نہ ہوگا بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس سے ہمارا پورا معاشرہ صاف ستھرا ہو جائے گا۔ اور اگر ہم اس معاشرے کو گناہوں کی آلودگی سے پاک و صاف کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہمیں روحانی قوت ملے گی روحانی ارتقاء نصیب ہوگا اور خدا ہمارا معاون و مددگار رہے گا جس سے ہماری تمام الجھنیں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں، علاوہ ازیں پھر ہمارے اعمال خدا کے دربار میں اس طرح پیش ہوں گے کہ ان میں موجود ہماری بدکرداری محو ہو چکی ہوگی اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ خدا ہم سے ناراض ہو کر نہیں بلکہ خوش ہو کر اس طرح کرے گا جیسے وہ اپنے نیک بندوں کا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ شب خدا کے دربار میں بندوں کے اعمال نامے پیش ہونے سے متعلق ہے، اس کے لیے متعدد احادیث موجود ہیں کہ یہ اعمال کی شب ہے، جیسا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

رجب اور رمضان کے درمیانی مہینے شعبان سے لوگ غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس ماہ میں بندوں کو ان کی نیکیوں کا ثواب زیادہ دیا جاتا ہے اور ان کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں، مجھے زیادہ پسند یہ بات ہے کہ جب میرے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہو رہے ہوں تو میں روزہ دار رہوں۔

ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ شعبان کی اس پندرھویں شب کو کیا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ فرمائیں کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس رات میں وہ سب بچے لکھ لیے جاتے ہیں جو آئندہ سال میں پیدا ہونے والے ہیں اور جتنے مرنے والے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ لیے جاتے ہیں، اور اسی میں سب بندوں کے اعمال پورے سال کے اٹھائے جاتے ہیں، اور اس رات میں پورے سال کا رزق اترتا ہے،

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ نصف شعبان کی رات میں آئندہ سال کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ بعض زندہ لوگ مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ شادی کی تیاری کر رہا ہوتا ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب کو بہت سے لوگ سفر کے لیے نکلتے ہیں اور ان کا نام زندوں کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ شادی کرتے ہیں مگر ان کا نام مردوں کی فہرست میں شامل کر دیا، آپ نے مزید فرمایا اس رات کئی کفن دھل گئے اور کفن والا بازار میں پھر رہا ہے۔ اس رات کئی قبریں کھدیں اور قبر والا ابھی عیش و سرور میں مست ہے، اس رات کئی آدمی ملک و حکومت چاہتے ہیں حالانکہ ان کی تباہی و بربادی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے، اس رات کئی مکان بن گئے اور مکان

والے کی موت قریب آگئی۔

غرضیکہ شب برات ماضی کے حساب اور مستقبل کے فیصلوں کی رات ہے، ہر مسلمان کو اس رات کے آنے کے قبل ہی کوتاہیوں اور بد [illegible]

[illegible]

بات ہے، جب آتش پرستوں نے مسلمان بن کر مسلمانوں میں آتش [illegible]

[illegible] مقبول ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم کو اس جانی و [illegible] حرکت سے بچانے کے لیے اجتماعی اور انفرادی [illegible]

[illegible] خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دے تاکہ یہ لعنت ہمیشہ کے لیے ہمارے ملک سے ختم ہو جائے، اور شب برات کا تقدس پامال کرنے [illegible]

شب برات منانے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ شعبان کی چودہ تاریخ [illegible] ہے۔ کیونکہ ایصال ثواب سے گناہگار مردوں کا بھلا ہوتا ہے اور نیک [illegible]

[illegible] ہیں اور اس کے لیے قرض ادھار کر کے زیر بار ہوتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی حق تلفی کے مجرم ہیں اور جو لوگ حلوے یا اس پر فاتحہ کو ضروری سمجھتے [illegible]

بلکہ بہتر صورت صرف قرآن کریم کی تلاوت کر کے ایصال ثواب کر دیا جائے۔

چودہ تاریخ کے اس عمل کے بعد پندرھویں رات عبادت میں صرف کی جائے کہ یہ مانگنے کی رات ہے، رونے کی رات ہے، حساب و [illegible] کا ذریعہ ہے، اس مقدس شب کے فضائل جاننے کے لیے مساجد میں [illegible] پاکیزہ کرتے اور روح کو جلا بخشتے ہیں اور شب برات کے بے حرمت [illegible] ثبوت کی بات ہے، مسلمانوں میں اختلاف و انتشار کا ذریعہ ہے، یہ سب [illegible]

خدا کا شکر ہے کہ زندگی میں آج پھر ہمیں یہ شب نصیب ہوئی [illegible] نہیں آج وہ اس دنیا میں موجود نہیں اور کیا پتہ آئندہ سال ہم رہیں یا نہ رہیں [illegible] عزم کریں کہ شرعی [illegible] قربان کریں گے۔ [illegible] دے کر دنیا و آخرت کی رسوائی سے ہم محفوظ رہیں، آمین!

☆ ☆ ☆

امام اعظم کا مذہب

تقویٰ اور احتیاط

امام صاحب کا تقویٰ اور احتیاط [illegible] میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں [illegible] مذاہب کی نسبت [illegible] تقویٰ اور احتیاط کو [illegible] رکھا گیا ہے۔ اس بات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ احتیاط اور تقویٰ بہت اچھی چیز ہے۔

حضرت امام اعظم کے تقویٰ کو کون نہیں جانتا۔ آپ [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کوئی بکری گم ہوئی تو آپ [illegible] دریافت کرتے ہیں کہ بکری کی عمر کتنی ہے؟ معلوم ہونے پر اتنے ہی سال گوشت کھانا چھوڑ دیتے ہیں کہ مبادا وہی بکری [illegible] ہو۔ [illegible] ہیں کہ اس تھان میں عیب ہے وہ خریدار کو بتا دینا لازم فروخت کرتا ہے۔ مگر عیب بتانا بھول جاتا ہے تو آپ سب تھانوں کی قیمت تصدق کر دیتے ہیں۔

آپ کے تقویٰ کی جھلک آپ کے مذہب میں بھی [illegible] بھی [illegible] ہے۔ اس وقت چند [illegible] مسائل [illegible] پیش کئے جاتے ہیں تاکہ کوئی [illegible] حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر زبان طعن دراز نہ کر سکے۔

کنواں کی طہارت: سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب ہے کہ کنواں میں کوئی جانور گر کر مر جائے تو کنواں پلید ہو جاتا ہے۔ اس سے پانی نکال کر پھر استعمال میں [illegible] ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا مذہب ہے کہ کنواں پلید نہیں ہوتا تاوقتیکہ نجاست سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ [illegible] جائے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ احتیاط کس میں ہے؟ پانی نکالنے میں یا نہ نکالنے میں؟ ظاہر ہے کہ پانی نکال دینے میں ہی احتیاط ہے۔ تقویٰ کا بھی تقاضا ہے کہ جس میں کوئی جانور مر جائے اس کا پانی استعمال نہیں کیا جائے۔ [illegible] لوگ ایسے کنویں کی طہارت کے قائل ہیں وہ بھی پانی نکالنے [illegible] منع نہیں کرتے۔

پس اگر کسی شخص نے ایسے کنواں سے وضو کیا جس میں چوہا یا بلی [illegible] گر کر مر گیا [illegible] اس سے پانی نکال کر [illegible] ہو تو [illegible] وضو یا غسل [illegible] نزدیک جائز ہوگا جو کنویں کی طہارت کے قائل ہیں۔ لیکن جو لوگ ایسے کنویں کو پلید سمجھتے ہیں [illegible] نزدیک [illegible] وضو اور [illegible] غسل [illegible]۔ پھر کنویں کا پانی [illegible] اس کے [illegible] وضو اور غسل سب کے نزدیک جائز ہو [illegible]۔ یہی مذہب ہے حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور اسی میں تقویٰ بھی ہے اور احتیاط بھی۔

نواقض وضو: [illegible] خون یا پیپ [illegible] سے پھوٹ نکلے تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ نہیں ٹوٹتا۔ دوسروں کا یہی مذہب ہے۔ لیکن خون یا پیپ آنے کے بعد دوبارہ وضو کر [illegible] کے نزدیک منع نہیں۔ پس اگر کسی شخص نے قے یا پیپ یا خون نکلنے کے بعد دوبارہ وضو کر لیا تو اس کا وضو سب کے نزدیک جائز ہے۔ اگر دوبارہ وضو نہ کرے [illegible] نزدیک اس کی نماز نہ ہوگی۔ پھر کیوں نہ وضو کر ہی لیا جائے تاکہ سب کے نزدیک اس کی نماز جائز ہو جائے۔ احتیاط اور تقویٰ اسی میں ہے کہ دوبارہ وضو کر لیا جائے اور یہی مذہب حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔

سنت فجر: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز میں مل گیا اور اس کی سنت فجر رہ گئی ہوں وہ فجر کے فرضوں کے بعد اسی وقت سنت فجر پڑھ لے۔ لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ فرضوں کے بعد نہ پڑھے، سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔ کما قال الامام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اب دیکھنا یہ ہے کہ احتیاط کس امر میں ہے؟ اگر فرضوں کے بعد اسی وقت پڑھے گا تو صرف امام [illegible] کے نزدیک [illegible] مشہور [illegible] سنت

[illegible]

[illegible] ہے۔

وقت نماز عصر [illegible] امام صاحب کا مذہب [illegible]

[illegible]

وقت نماز عشاء [illegible]

[illegible]

تین رکعت وتر [illegible] امام اعظم [illegible]

[illegible]

نماز تراویح امام اعظم کے نزدیک بیس رکعت ہیں۔ آج کل بعض لوگ آٹھ رکعت کہتے ہیں [illegible]

(باقی ہے)

پس اگر کوئی شخص آٹھ رکعت پر اکتفا کرے تو اس نے صحابہ [illegible]

[illegible] تو معلوم ہو [illegible] امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

تین طلاقیں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں [illegible]

[illegible] تو معلوم ہو حضرت امام اعظم کے مذہب میں حق ہے (وهذا هو المقصود للمحدث)

عورتوں کا جمعہ جماعت میں شریک ہونا بعض لوگ کہتے ہیں [illegible]

[illegible] امام صاحب کا مذہب ہے

زیوروں پر زکوۃ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زیوروں میں زکوۃ نہیں۔ مگر امام اعظم کے نزدیک زیوروں میں زکوۃ [illegible]

[illegible] یہی مذہب ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

صاع کا وزن بعض [illegible] کے نزدیک صاع شرعی کا وزن پانچ رطل اور ثلث ہے لیکن امام اعظم کے نزدیک صاع شرعی کا وزن آٹھ رطل ہے اس میں بھی امام صاحب نے احتیاط کو مد نظر رکھا ہے۔ مثلاً صدقہ فطر کی ادائیگی میں اگر صاع کا وزن پانچ رطل اور ثلث لیا جائے تو صدقہ کم نکلے گا۔ اگر آٹھ رطل کا صاع لیا جائے تو صدقہ زیادہ نکلے گا اور ظاہر ہے کہ صدقہ زیادہ ادا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس لئے امام اعظم نے آٹھ رطل کا صاع مقرر کیا تا کہ تقوی اور احتیاط ہاتھ سے نہ جائے۔ واللہ اعلم

وہابی مذہب کے جامعہ عربیہ ... چوک گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث مولوی محمد امین محمدی کے جواب میں

اثبات رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ

جناب محمد امین بن عبدالرحمان صاحب! آپ نے اہل سنت (حنفی) ... مقلدین کے ... مسئلہ رفع الیدین کے ثبوت پر ... ہیں ... روایت میں بھی کوئی صحیح ... درمیان ... روایت ایسی ہے جس میں موجود ہو ... رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے ... تک ... ہو ... پیش ... روایت ہمارے مطالبے کے برعکس ہیں...... ہمارا مطالبہ اسی طرح برقرار ہے۔ ... روایت ... پیش خدمت ہے۔

حدیث ابن عمر پر بحث

بخاری شریف جلد اول 102 سے آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے یہ روایت بخاری شریف کے ص 102 پر چار انداز سے موجود ہے۔ مثلاً

ا۔۔۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ ... (حضرت ابن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ ... کندھوں تک اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے ... ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے ... سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد ... سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے ... اس روایت میں حضرت ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تین مقامات پر رفع الیدین کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں تیسری رکعت سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

۲۔۔۔ دوسری روایت میں محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری اور سالم سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول ﷺ کو دیکھا ... اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا ذکر ہے جو پہلی میں نہیں تھا۔ اس روایت میں بھی تیسری رکعت کے رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں علاوہ اس روایت میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد بھی موجود نہیں۔

۳۔۔۔ تیسری روایت ابو الیمان، شعیب، زہری اور سالم سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے نبی ﷺ کو دیکھا۔ پہلی دونوں روایتوں میں جو ... رفع الیدین ... ذکر تھی ... جب نماز شروع میں ہو، رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے۔ دونوں میں جو فرق ہے وہ کسی بھی صاحب شعور سے مخفی نہیں۔ اس روایت میں ربنا لک الحمد کا ذکر ہے اب ملاحظہ فرمائیں دونوں روایتوں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کو دیکھنے کا ذکر فرماتے ہیں لیکن جب ... ربنا لک الحمد ... تیسری میں ... نام ... بھی نہیں ... تھی ... روایت ... روایت ... اپنے مفید مطلب سمجھ کر اپنے مسلک کے اثبات کیلئے پیش کی ہے ... روایت ... عیاش بن ولید عبدالاعلیٰ عبید اللہ نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ و اذا رکع رفع یدیہ و اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ و اذا قام من الرکعتین رفع یدیہ و رفع ذلک ابن عمر الی النبی ﷺ

یعنی حضرت ابن عمر جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ جب رکوع کیا تو رفع یدین کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع الیدین کیا اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو رفع الیدین کیا اور منسوب ... کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی۔

غور فرمائیں ... اس روایت میں تیسری رکعت کا رفع یدین ہے، جو ... پہلی ... روایات میں شامل نہیں ... پہلی ... روایتوں میں سجدوں میں "رفع یدین نہ کرنے کا ذکر ہے، تیسری میں سجدہ میں جاتے

ان سے اوپر فوقیت رفع یدین کا انکار ہے جبکہ یہ چوتھی روایت

میں سجدوں کا اثبات ہے جس سے یہ پتی روایت میں سجدوں میں تھی۔ تو

ان سے کا اثبات بھی ہیں۔ ایسی میں جس سے ان میں روایت میں سے

ملک محمد بھی ہیں۔

سب یہ ہیں وہ چار روایتیں بخاری شریف میں ان

تین میں سے پہلی تین روایت کو چھوڑ کر صرف چوتھی روایت کو کیوں

پیش کیا گیا ہے؟ اگر وہ بھی ہم بخاری میں نقل کر دیں ہیں

چاروں روایات کا مطلب ایک ہی ہے تو روایت بتا ہے چوتھی

روایت کو ہی سب لوگوں نے کیوں چھپایا ہے؟

حضرت ابن عمر کی باقی مرویات

مذکورہ چار روایات تو وہ تھیں جو بخاری شریف ص ۱۰۲ پر

مذکور ہیں۔ حضرت ابن عمر کی روایت دیگر کتب میں مذکور ہے

رفع یدین سے متعلق دوسرے مقاموں کی مدد ملاحظہ ہیں

صرف دو مقام پر رفع یدین

بخاری شریف ۱۰۲ پر حضرت ابن عمر کی حدیث کے بعد راوی

حضرت امام مالک بھی ہیں (دیکھیے حدیث نمبر) انہوں نے بھی

روایت کی کتاب موطا ۹۰۔۹۱ میں درج ہے اس کے الفاظ یہ ہیں

عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر ان

رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو

منكبيه و اذا رفع راسه من الركوع رفعهما كذلك ايضا

وقال سمع الله لمن حمده ربنا و لك الحمد و كان لا يفعل

ذلك في السجود

اس روایت میں نماز شروع ہوتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع

یدین کا ذکر ہے صرف نماز شروع اور رکوع سے اٹھنے کا

رفع یدین مذکور ہے۔ یہ روایت بھی بخاری شریف ص ۱۰۲ پر

موجود ہے

۲ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے، جس میں صرف

دو جگہ پر رفع یدین کرنے کا ذکر ہے۔ (جزء رفع الیدین ص ۲۸ مترجم طبع

چہارم)

۳ امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں امام مالک علیہ الرحمۃ نے امام

شافعی، قعنبی، یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن بکیر، معن بن عیسیٰ، سعید بن ابی مریم،

اسحاق بن عیسیٰ اور دیگر حضرات نے نماز میں صرف دو جگہ پر رفع یدین

کرنے کی روایت کی ہے۔ (نصب الرایہ ۱/۳۰۹)

سجدوں کی رفع یدین جس روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے سجدوں کے وقت کی رفع یدین کرنے کا ذکر ہے اس

روایت کو علمائے محققین کے حوالے سے پیش خدمت ہیں۔ (گوئی پر بھی

طور پر بھی متعدد روایت پیش کی جا سکتی ہیں)۔

☆ ابن حزم لکھتے ہیں

عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه كان يرفع

يديه اذا دخل في الصلوة و اذا ركع و اذا قال سمع الله

لمن حمده و اذا سجد (المحلی ج ۴ ص ۹۳ مسئلہ ۴۴۲)

اس روایت میں صریح ہیں حضرت ابن عمر سجدہ کرتے

ہوئے بھی رفع یدین کرتے۔ اس روایت کے متعلق ابن حزم لکھتے ہیں

هذا اسناد لا داخلة فيه اس سند میں کوئی علت

نہیں (کیونکہ یہ بالکل درست ہے)۔

۲ آگے لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کا یہ (مشہور) روایت سے عمل کہ

رفع يديه عند السجود کے بعض سجدوں میں رفع یدین پر عمل کرنا

ہی ہے کہ وقد صح عنه نص عن النبي ﷺ مثل ذلك ان کے

روایت سجدوں میں رفع یدین کرنا نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے۔

☆ خود غیر مقلد بھی جزء رفع یدین بخاری کے حوالے سے لکھتے ہیں

۳ سالم بن عبد الله ان اباه كان اذا رفع راسه من السجود و

اذا اراد ان يقوم رفع يديه (اثبات رفع یدین ص ۹۲ طبع سوم)

سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے متعلق بیان کرتے

ہیں کہ وہ جب سجدوں سے سر اٹھاتے اور جب (اگلی رکعت کیلئے) کھڑا

ہونے کا ارادہ کرتے تو رفع یدین کرتے۔

اس روایت میں دو مقام کا رفع یدین ہے یعنی سجدوں کے بعد

اور ایک سجدوں سے کھڑے ہوتے پر۔

۴ مزید روایت لکھتے ہیں واذا قام من السجدتين (ص ۹۲)

اور جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔

۵ ایک روایت یوں نقل کرتے ہیں

و اذا قام من السجدتين كبر و رفع يديه (ص ۹۳)

اور دونوں سجدوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے۔

۶ حدیث مرفوع بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

عن النبي ﷺ انه كان يرفع يديه اذا ركع واذا سجد (۸۱)

نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ کرتے وقت رفع یدین کرتے۔

(اگرچہ غیر مقلد صاحب نے ان روایات کا ترجمہ خود کیا تھا اس لیے ہم نے صحیح

ترجمہ پیش ہوئے)

☆ مولوی عبدالرشید انصاری نے رسائل کی تحقیق مسائل طبع بنتر کے ص ۳۵۸ پر جزء رفع یدین سے بلا سجدوں کی رفع یدین کرنے کی ایک روایت نقل کی ہے (اور باقی روایات کو گول کر گئے ہیں)

پہلے ان مسکین نے مذکورہ روایت کو صحیح مجھ کر پیش کیا ہے۔ دوسری بات قابل غور ہے کہ ہم نے نماز کی وہ ساری صاحب روایت نے پیش کیا ہے کہ آپ کے شاگرد رشید نے تحقیق مسئلہ رفع یدین کے ص ۲۲ پر دونوں کا ذکر کر کے ان دونوں کتب کو ملاحظہ فرمانے کا مشورہ دیا ہے اور آپ ہی سے ملنے کے متعلقین گئے ہیں۔

ایک رکعت پر رفع یدین حضرت ابن عمر کی روایات میں ایک رکعت پڑھ کر رفع یدین کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

☆.....خالد گرجاکھی مصنف عبدالرزاق ۲/۶۷ سے نقل کرتے ہیں

ا..... ان ابن عمر کان یکبر بیدیہ حین یستفتح وحین یرکع وحین یقول سمع اللہ لمن حمدہ وحین یرفع راسہ من الرکعۃ (اثبات رفع یدین ص ۹۰)

یعنی حضرت ابن عمر نماز کے شروع میں، رکوع جاتے، اٹھتے اور رکعت سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے۔

۲..... ایک اور روایت مرفوعاً درج کرتے ہیں:

واذا رفع راسہ من الرکعۃ رفعھما (ص ۶۸)

یعنی رسول اللہ ﷺ رکعت سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے تھے۔

☆ عبدالرشید انصاری نے یہی روایت الرسائل ص ۳۲۶ پر نقل کی ہے

ہر اونچ نیچ پر رفع الیدین

حضرت ابن عمر سے ہی بعض روایتوں میں ہر اونچ نیچ یعنی ہر تکبیر پر رفع یدین کرنا بھی منقول ہے۔

ا خالد گرجاکھی اور عبدالرشید انصاری مسند حمیدی کے حوالے سے لکھتے ہیں

ا..... ان ابن عمر رضی اللہ عنہ کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ کلما خفض و رفع حصبہ حتی یرفع یدیہ (اثبات رفع الیدین ص ۵۵، الرسائل ص ۳۰۵)

یعنی حضرت ابن عمر ہر اس آدمی کو کنکریاں مارتے جو نماز کے ہر اونچ نیچ پر رفع یدین نہ کرتا۔

۲..... اسی مضمون کی ایک روایت دارقطنی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(اثبات ص ۹۵، الرسائل ص ۳۲۷)

معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ہر اونچ نیچ پر تکبیر پر رفع یدین کرنا مسنون ہے جس میں ہر رکعت کے شروع میں اور سجدوں کے درمیان والا رفع یدین بھی آتا ہے، جو کہ وہابی حضرات کا معمول نہیں۔

نماز کے شروع والا رفع یدین نہیں: حضرت ابن عمر ہی سے مروی ایک روایت جو رفع یدین مکمل طور سے ہوتے ہی وہابی حضرات بیان کرتے ہیں، اتفاق سے اس میں پہلی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں

ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصی (اثبات رفع یدین ص ۹۵، الرسائل ص ۳۵۲)

اس روایت میں صرف رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں مارنے کا ذکر ہے، جبکہ نماز شروع کرنے والے رفع یدین کا نام و نشان ہی نہیں۔

خلاصۃ الکلام مذکورہ روایت سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ وہابی حضرات حضرت ابن عمر کی صرف ایک روایت پر عمل کرتے ہیں، جو کہ آپ نے پیش کی ہے یعنی صرف یہی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نہیں ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ موقوفاً متعدد روایات مروی ہیں جن میں سے چند روایات پیش کی ہیں آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ تمام روایات ہیں (جو کہ وہابی حضرات کے ہاں صحیح ہیں) سخت اضطراب ہے..... یعنی

ا. بعض روایات میں نماز میں ہر تکبیر پر رفع یدین ہے۔

۲..... بعض میں ابتداء نماز، رکوع اور سجود کے وقت بھی ہے۔

۳. بعض میں رکوع جاتے وقت کے رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔

۴. بعض میں نماز کے شروع کا ثابت نہیں۔

۵. بعض روایت میں تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت رفع یدین ثابت نہیں

۶..... بعض میں ہر رکعت سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہابی حضرات کا باقی روایات پر عمل کیوں نہیں.....؟ باقی روایات کو چھوڑ کر صرف ایک روایت کو ترجیح کس دلیل شرعی کی بناء پر ہے؟ سجدوں کے وقت، دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین ترک کرنے کی وجہ کیا ہے حالانکہ وہ مرفوع روایت ہے؟

جبکہ آپ کے نزدیک حضرت ابن عمر کی روایت متواتر ہے۔

جس میں اس قدر اضطراب اور تضاد ہے

یاد رہے جواب میں اپنے اصول کے مطابق صرف قرآن و حدیث کو پیش کیں

جب کسی کی سمجھ ... سے ... تھے۔ ... [illegible]
مسئلوں سے متعلق یہ تفصیل ہوتی ہے جو گزر چکی ہے

حدیث ابن عمر کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف

یہ روایت بھی کسی حال میں اختلاف سے خالی نہیں۔ پہلی بات یہ کہ خود حدیث ابن عمر کے متعلق محدثین کا یہ اختلاف بھی مشہور ہے کہ یہ موقوف ہے یا مرفوع؟ اس کے مرفوع ہونے پر محدثین کا اتفاق نہیں ہے ملاحظہ ہو:

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام بخاری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے

رواہ حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ ورواہ ابن طہمان عن ایوب وموسیٰ بن عقبۃ مختصراً (بخاری ۱۰۲)

یعنی اس روایت کو دو طرح بیان کیا ہے اور موقوف بیان کرتا ہے یہ اس اختلاف کی طرف اشارہ ہے۔

۲ حافظ ابن حجر اس اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے امام بیہقی کا قول لکھتے ہیں

حصن مشکل ہے اشارہ دیا ہے کہ عبدالاعلیٰ کے سوا اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔ ... عبدالوہاب ثقفی اور معتمر ... عبیداللہ سے اس روایت کو موقوف بیان کرتے ہیں (فتح الباری ج۲ ص۱۷۷)

۳ امام بیہقی لکھتے ہیں

وعبدالاعلیٰ یعنی ... رفعہ الی النبی ﷺ (سنن کبریٰ ج۲ ص۷۴)

یعنی صرف عبدالاعلیٰ اس روایت کو مرفوع بیان کرتا ہے باقی راوی مرفوع بیان نہیں کرتے)

۴ زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے

لان سالماً ونافعاً اختلفا فی رفعہ ووقفہ (۱ ۵۸، ۵۷)

یعنی سالم اور نافع میں اس روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے۔

۵ امام بخاری کے شاگرد رشید امام ابوداؤد علیہ رحمۃ نے تو کھلی چھوٹ پر یعنی ... کردیا ہے فرماتے ہیں ... دار قطنی نے کتاب العلل میں اس روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے کے متعلق اختلاف بیان کیا ہے۔ حکی الدار قطنی فی العلل الاختلاف فی رفعہ ووقفہ (تلخیص الحبیر ص۲۰۲)

امام مالک بھی اس حدیث سے ... سے ... میں صحیح ابن خزیمہ ... ص۶۹) اس روایت کا موقوف ہونا بھی روایت ہے

امام مالک نے بھی اس روایت کو موقوف بھی بیان کیا ہے (موطا امام محمد ص۸۹) امام مالک نے نافع سے موقوف روایت کیا (موطا امام مالک ص۳۱)

والصحیح قول ابن عمر لیس بمرفوع (ابوداؤد ... ۱۰۸)

صحیح بات یہی ہے کہ حضرت ابن عمر کا قول (یہ روایت) مرفوع (رسول اللہ ﷺ کی حدیث) نہیں۔ غیر مقلد محدث ناصر الدین البانی نے بھی اس کی تائید کی ہے (ضعیف ابوداؤد)

☆ جب یہ مرفوع حدیث ہی نہیں تو پھر اس میں آپ ﷺ کے ... کی ... کیونکہ صحابہ سے روایت موقوف روایت صحیح سند سے ثابت ہو بھی حجت اور قابل عمل نہیں ہے۔

قاضی شوکانی نے بھی امام ابوداؤد کا قول نقل کیا ہے (نیل الاوطار ج۲ ص۲۰۳)

امام مالک نے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کردیا

حضرت ابن عمر کی اس روایت میں شدید اختلاف کی بناء پر حضرت امام مالک (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے اس حدیث پر عمل سے انکار کر دیا اور صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کا موقف اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

علامہ زرقانی لکھتے ہیں

مسئلہ سے بیان کیا ہے کہ ... حدیث مالک ... بھی امام صاحب رحمۃ اللہ نے اس پر عمل نہیں کیا۔

۲ حافظ ابن رشد مالکی لکھتے ہیں

حضرت امام مالک نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت براء بن عازب کی ترک رفع یدین والی روایت کی وجہ سے صرف نماز کے ابتداء میں رفع یدین کو اختیار کیا ہے۔ تاکہ اہل مدینہ کے عمل کی موافقت ہو۔ کیونکہ اہل مدینہ کا عمل حدیث ابن عمر پر نہیں ہے (بدایۃ المجتہد ...) امام مالک نے رفع یدین چھوڑنے کو ترجیح دی ہے تاکہ اہل مدینہ کے عمل کی موافقت ہو۔ معلوم ہوا صرف امام مالک نے ہی اس روایت کو ترک نہیں کی۔ بلکہ اہل مدینہ بھی اس روایت پر عمل نہیں کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆ (جاری ہے)

خبرنامہ

محمد سہیل انجم

ایک روزہ مرکزی نمائندہ تربیتی کنونشن: تحریک شیران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام مرکزی سیکرٹریٹ متصل ماڈل ہائی سکول سمبڑیال ٹاؤن ایمن آباد سیالکوٹ 10 جولائی 2004 بروز ہفتہ بعد از عشاء تا نماز فجر۔ ایک روزہ مرکزی نمائندہ تربیتی کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت سرپرست شیران اسلام پاکستان مفکر اسلام حضور قبلہ عالم پروفیسر محمد حسین آسی صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی۔ جس میں پاکستان بھر سے شیران اسلام کے مرکزی قائدین کے علاوہ صوبائی ڈویژنل ضلعی اور تحصیل عہدیداران نے شرکت فرمائی۔

کنونشن کا باقاعدہ آغاز بعد از نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت حافظ محمد الیاس صاحب جو ڈسکہ سے تشریف لائے تھے نے حاصل کی۔ اس کے بعد حافظ محمد عمران صاحب آف شرگڑھ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

شیران اسلام کے مرکزی راہنما رکن مجلس مشاورت مجلہ الحقیقہ محترم جناب حضرت علامہ مولانا شفقات احمد نقشبندی صاحب نے نہایت ہی مدلل اور پرمغز درس قرآن دیا۔

اس موقع پر شیران اسلام پاکستان کے مرکزی قائدین مرکزی امیر مجاہد ختم نبوت جناب شجاعت علی مجاہد صاحب سرپرست شعبہ تحفظ ختم نبوت رئیس المجاہدین جناب حضرت علامہ مولانا طاہر عبدالرزاق صاحب جناب علامہ حافظ غلام حسین کلیاوی صاحب نوجوان مذہبی سکالر جناب بدیع الزمان صاحب۔ جناب مفتی غلام حسن نورانی صاحب سیالکوٹ جناب عارف مجاہد صاحب ڈویژنل امیر گوجرانوالہ نے مختلف موضوعات پر تربیتی لیکچر دیے۔

درس قرآن کے بعد ڈویژنل امیر جناب محمد عارف علی مجاہد صاحب نے تربیتی کنونشن کے سلسلے میں تعارفی گفتگو فرمائی۔ اور اس کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کیا۔

مفتی غلام حسن نورانی صاحب امیر شعبہ ختم نبوت ڈویژن گوجرانوالہ نے امیر کی اطاعت کے موضوع پر لیکچر دیا اور فرمایا کہ باجماعت نماز ہمیں امیر کی اطاعت کا درس دیتی ہے جو قومیں اپنے امیر کی اطاعت نہیں کرتیں انہیں اس کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

مرکزی امیر محترم جناب شجاعت علی مجاہد صاحب نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کو عشق رسول ﷺ سے لبریز ہونے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ شیران اسلام کا مقصد نوجوانوں کو بیدار کرنا ہے۔ جو نبی ﷺ کے گستاخوں کو خاموشی سے برداشت کرتا ہے۔ وہ بے غیرت ہے۔ اگر ہم ان حالات میں بھی خاموش رہے تو ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

حضرت علامہ مولانا غلام حسین کلیاوی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ شیران اسلام کے ہر نوجوان کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے کیونکہ اس کے بغیر کسی سے بات نہیں کی جا سکتی۔ ہمارا ہر نوجوان بہترین مبلغ ہونا چاہیے۔ نیز انہوں نے کئی مدرسوں میں ہر سال ایک روزہ دیا بیت

کورس کروانے کی تجویز بھی پیش کی۔

نوجوان مذہبی سکالر مجاہد ختم نبوت جناب محترم بدیع الزمان صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تربیت کا مقصد ہوتا ہے۔ اندر کے انسان کو جگانا، اگر نوجوان اپنی پہچان ہی کر لیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کر لیں، تو مسلمانوں کی تقدیر بدل سکتے ہیں، سب سے آخر میں شعبہ تحفظ ختم نبوت کے سرپرست جناب محترم محمد طاہر عبدالرزاق صاحب نے شیران اسلام کے نوجوان عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک ہم نبی ﷺ کی عزت کا تحفظ نہ کریں گے، ہم ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں نے جب تک نبی ﷺ کا دامن تھامے رکھا، یہ ساری دنیا پر حکومت کرتے رہے، جب سے غیر مسلم ممالک کی اندھا دھند تقلید شروع کر دی ہے۔ مسلمان ذلیل و خوار ہو رہے ہیں، انگریز نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں کو تعلیم کے میدان میں پیچھے رکھا، ہمیں سب سے پہلے علم کے میدان میں آگے آنا ہوگا۔

انہوں نے نوجوانوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

علاوہ ازیں اس تربیتی کنونشن میں نوجوان مذہبی سکالر و دانشور جناب محترم بدیع الزمان صاحب آف لاہور کو مرکزی امیر صاحب نے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ جناب محمد ارشد بھٹی صاحب کو سیالکوٹ دیہاتی علاقہ جات کا امیر اور حاجی محمود احمد صاحب (لاہور) سابق انجینئر کو مرکزی مجلس عاملہ کا سینئر رکن بنانے کا اعلان کیا۔

25 جولائی بروز اتوار دن گیارہ بجے موضع روپو چک ضلع نارووال میں شیران اسلام پاکستان ضلع نارووال کی طرف سے ایک کارز میٹنگ ہوئی۔ جس کا اہتمام جناب کامران اصغر خاں صاحب کی رہائش گاہ پر کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں شیران اسلام کے قائدین نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی، جن میں مرکزی رابطہ سیکرٹری جناب حافظ اعمر نعیم صاحب صوبائی رابطہ سیکرٹری محترم جناب رانا عطاالحق صاحب، مدیر مسئول مجلہ الحقیقہ جناب افتخار احمد ممنون صاحب، ڈویژنل ناظم اعلیٰ شیران اسلام جناب سہیل انجم صاحب، ضلعی امیر نعیم الرحمٰن صاحب، ضلعی ناظم طارق سردار صاحب، ضلعی امیر علماء ونگ سعید عارف نقشبندی صاحب تحصیل امیر محمد راشد صاحب شیران اسلام کے نوجوان ساتھی اسد محمود صاحب محمد توفیق صاحب ایڈووکیٹ چوہدری انجم صاحب شامل تھے۔

اس موقع پر روپو چک یونٹ قائم کیا گیا اور عہدیداروں کے انتخاب کے بعد حلف برداری کی تقریب بھی ہوئی۔ حلف صوبائی رابطہ سیکرٹری جناب رانا عطاالحق صاحب نے لیا، علاوہ ازیں روپو چک سے بیسیوں نوجوانوں نے فارم پر کر کے شیران اسلام میں باقاعدہ رکنیت لینے کا اعلان کیا۔

یاد رہے کہ اس تقریب کے انعقاد میں محمد کامران اصغر خاں اور سہیل افضل خاں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہا

درس قرآن: ضلع سیالکوٹ میں شیران اسلام پاکستان (ضلع سیالکوٹ) کے زیر اہتمام مورخہ 04-08-08 بروز اتوار جامع مسجد بلال میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہایت ہی شاندار انداز میں منایا گیا، پروگرام تلاوت و نعت کے بعد حضرت مولانا شبیر احمد قادری صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سیدنا خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کو بیان کیا علاوہ ازیں حضرت مولانا حکیم حافظ بلال احمد صاحب، مولانا مشتاق احمد صاحب حنفی نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں حاضرین کو مستفید فرمایا پروگرام کے آخر میں دعائے خیر کے بعد حاضرین کو لنگر شریف کھلایا گیا۔

ماہانہ درس قرآن: حسب معمول ماہانہ درس قرآن بمقام نقش لاثانی پبلک سکول عقب جناح سٹیڈیم میں بعد از نماز مغرب تا عشاء کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت و نعت کے بعد ضلعی امیر شیران اسلام مولانا شبیر احمد قادری صاحب نے درس قرآن بعنوان محبت رسول ارشاد فرمایا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مرکزی امیر شیران اسلام مجاہد ملت جناب شجاعت علی صاحب تھے، پروگرام کے آخر میں تحریک شیران اسلام کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعائے خیر فرمائی گئے۔

ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک عظیم تحفہ

الحقیقۃ

ختمِ نبوت نمبر

ضخامت
500 صفحات کتابی شکل
قیمت 100 روپے

اکتوبر 2004 میں شائع ہو رہا ہے

ملنے کے پتے

مرکزی دفتر الحقیقہ ختم نبوت چوک تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال 04344-451734 0300-7766223	علامہ شفقات احمد نقشبندی 04346-332934
مرکزی سیکرٹریٹ شیرانِ اسلام امین آباد روڈ موہن ٹاؤن سیالکوٹ 0432-540563 0333-8601792	لاثانی بک ڈپو راجہ بازار گلاس فیکٹری راولپنڈی
حافظ بک ڈپو 0300-6437653	رانا طلعت محمود حافظ آباد روڈ ڈیرہ سنگھو والیاں شیخوپورہ 04931-812245
صاحبزادہ نور المصطفےٰ رضوی 0467-702081 0300-4107809	مکتبہ قادریہ رضویہ داتا گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ
شمس الدین نقشبندی Tel-042-7611148 Off-042-6302554	عبد الرشید صاحب اسلام آباد 0300-5216499

لاثانی بک سنٹر
ریلوے روڈ شکر گڑھ
04344-450174

Monthly Mujillah Al-Haqiqa September-2004
Reg.No. C.P.L 590